خیر الناس من ینفع الناس
فیض الاسلام
ماہنامہ
راولپنڈی
مئی 2024ء بمطابق شوال/ذیقعد 1445ھ
Monthly
FAIZ-UL-ISLAM
Rawalpindi ABC
May 2024
زیر سرپرستی انجمن فیض الاسلام راولپنڈی

عید الفطر کے روز ڈاکٹر جمال ناصر اور رانا شاہد، ڈویژنل ڈائریکٹر
سوشل ویلفیئر و بیت المال کے دورہ انجمن اور عید ملن پارٹی کے مناظر

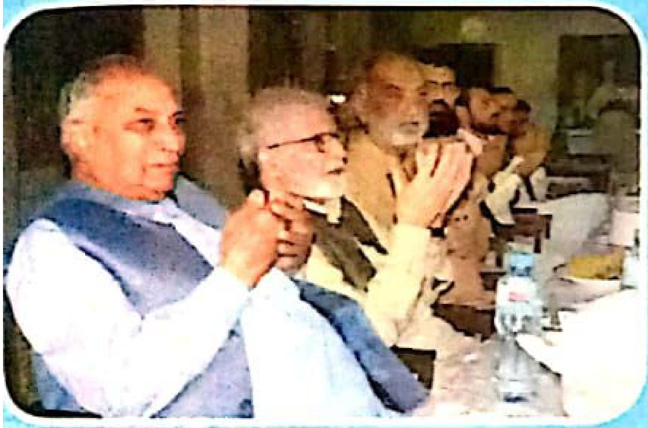

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں پڑھا جانے والا کثیر الاشاعت دینی و علمی مجلہ

اسلامی شعائر، ثقافتی اقدار، تعمیری ذہن اور معاشرتی اصلاح و بہبود کا داعی

ماہنامہ — راولپنڈی

آغاز اشاعت 1949ء

بانی مدیر راجہ غلام قادر (مرحوم)

ABC سے باقاعدہ تصدیق شدہ

جلد نمبر 76 | مئی 2024ء بمطابق شوال/ ذیقعدہ ۱۴۴۵ھ | شمارہ نمبر 5

مجلس ادارت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	مدیر اعلیٰ
راجہ محمد صابر حسین	مدیر منتظم/ طابع و ناشر
قاری خورشید احمد	مدیر
محمد بدر منیر	مدیر رابطہ کاری

مجلس مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	(صدر)
محترمہ اظہارہ فاطمہ	(سینئر نائب صدر)
لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	(نائب صدر اول)
انجینئر صلاح الدین رفاعی	(نائب صدر دوم)
گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)	(جنرل سیکریٹری)
طاہر ضیاء	(جوائنٹ سیکریٹری)
راجہ محمد صابر حسین	(سیکریٹری مالیات)
محمد بدر منیر	(سیکریٹری نشر و اشاعت)

مندرجات

ارشادات		۲
حمد	ڈاکٹر نجم قمر	۳
رسولِ خدا کا رنگ	مریم صدیقی (انڈیا)	۴
اداریہ	پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	۵
القرآن	قاری خورشید احمد	۷
درسِ حدیث	مولانا ڈاکٹر محمد ناصر	۱۳
عظمتِ رسولؐ قرآن کے آئینے میں	مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ	۱۵
انسانی حقوق اور اسلامی ریاست	سید جلال الدین عمری	۲۳
اسلام اور ماحولیاتی بحران	ڈاکٹر انیس اللہ دلیر	۲۹
محنت کشوں کے حقوق و فرائض	علامہ حفظ الرحمٰن سیوہاروی	۳۳
یومِ تکبیر	لیفٹیننٹ کرنل (ر) میاں محمد جمیل اطہر	۳۸
اطلاعات انجمن	مرتب: تاج محمد جان	۳۹

رسالے کے مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

زرِ اشتراک: پاکستان فی پرچہ 100 روپے، سالانہ 1000 روپے

طابع و ناشر: راجہ محمد صابر حسین فیض الاسلام پرنٹنگ پریس، راولپنڈی
مقامِ اشاعت اقبال روڈ، راولپنڈی، فون صدر دفتر: ۵۵۳۲۹۰۹، ۵۴۷۲۹۰۹
فیض آباد: ۳۵۴۵۶۸۸، ۳۵۴۵۶۸۶، منڈی موڑ: ۰۵۱-۳۵۹۱۷۰۵

E-Mail:appnaghar2002@yahoo.com & faiz-ul-islam@anjumanfaiz-ul-islam.com

Web site:http://www.afir.org.pk

القرآن

اے ایمان والو۔! اگر تم کافروں کے کہنے پر چلو گے تو وہ تمہیں اُلٹے پاؤں پھیر دیں گے، اور تم مشکلات کا شکار ہو جاؤ گے۔ سوچ لو۔! وہ ہرگز تمہارے مددگار نہیں بن سکتے۔ تمہارا مددگار صرف اللہ ہے، اور وہ بہترین مددگار ہے۔ [آل عمران (۳) ۱۴۹]

فرمان رسول ﷺ

جس شخص کو حکومت کا کوئی عہدہ سونپا گیا، اور اس وقت اس کے پاس رہنے کا مکان نہ تھا، تو وہ اپنے رہنے کے لیے ایک گھر لے سکتا ہے۔ اس کے پاس کوئی ملازم نہ ہو تو ایک ملازم لے لے، سواری نہ ہو تو سواری لے سکتا ہے، اس سے زیادہ لے گا تو وہ چوری کرنے والا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

قائداعظم نے فرمایا

ہر قسم کی احتیاج کو پورا اور ہر طرح کے خوف کو دور کرنا ہمارا مقصد نہیں ہونا چاہیے بلکہ وہ آزادی، وہ اخوت، وہ مساوات بھی حاصل کرنی چاہیے جس کی تعلیم ہمیں اسلام نے دی ہے۔

(کراچی کارپوریشن۔ ۲۵ اگست ۱۹۴۷ء)

فرمودۂ اقبال

مصلحتاً کہہ دیا مَیں نے مسلماں تجھے
تیرے نفس میں نہیں، گرمیِ یوم النشور
ایک زمانے سے ہے چاک گریباں مرا
تُو ہے ابھی ہوش میں، میرے جنوں کا قصور!

حمد

ڈاکٹر نعیم ظفر

درِ کعبہ دیوانہ وار گھومتے ہیں ہم
ربِ کعبہ کو خدا قسم ڈھونڈتے ہیں ہم

گو بظاہر مے پی تو نہیں ہے
عشق میں مگر جھومتے ہیں ہم

اُن کے دستِ پاک کہاں ہے میسر
حجرِ اسود کو مگر چومتے ہیں ہم

غلافِ کعبہ کچھ ایسا ہے معطر
خوشبوئے عدن گویا سونگھتے ہیں ہم

جھولی پھیلائے بیٹھے ہیں در پر
کبھی جاگتے اور کبھی اُونگھتے ہیں ہم

کبھی جو پیش کر سکیں تحفہ میں آج
چلو کباب جگر آج بھونتے ہیں ہم

ابدی زندگی پاتا ہے بندہ فانی بھی نعیم
کوئی ایسی ہی راہ ڈھونڈتے ہیں ہم

رسولؐ خدا کا رنگ

ندیم صدیقی (انڈیا)

دیکھو یہ کیا! آؤ تم کو دکھاؤں خدا کا رنگ
کردار مصطفیٰ ﷺ میں ہے ربِ علا کا رنگ

دنیا کے رنگ پھیکے پڑے جس کے سامنے
وہ رنگ ہے تو صاحبِ غارِ حرا کا رنگ

صدیق بھی عدیل و غنی بھی شجیع بھی
اک شخص جو سراپا ہے مہر و وفا کا رنگ

ظلمت کے سب سحاب چھٹیں گے یقین ہے
دنیا پہ پھر چڑھے اک رسولؐ خدا کا رنگ

اک مشتِ خاک بدر میں پھینکی تھی اس طرف
پھر آسماں نے دیکھا تھا ان کی دعا کا رنگ

طائف میں انتہائے مظالم کے باوجود
خیرالبشرؐ کے لب پہ نہ بدلا دعا کا رنگ

کردار مصطفیٰؐ کے سمندر میں ڈوب کر
بوبکرؓ اور عمرؓ کو ملا ہے بقا کا رنگ

عثمانؓ کی حیا بھی انہیؐ سے ہے مستعار
یعنی علیؓ کو جن سے ملا ہے ذکا کا رنگ

یا رب عطا ہو مدحتِ سردارِ انبیاء
جانے نہ پائے فکر سے حمد و ثنا کا رنگ

پڑھتے رہو درود شفا پاؤ گے ندیم!
پوشیدہ ہے اسی میں حیاتِ بقا کا رنگ

بشکریہ: ماہنامہ دعوۃ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

محترم قارئین کرام! مئی کا مہینہ پاکستان کی تاریخ اور بین الاقوامی طور پر بہت اہمیت کا حامل ہے پاکستان کی تاریخ میں یہ اس لیے اہمیت کا حامل ہے کہ 28 مئی 1998ء کو پاکستان نے چاغی کے مقام پر اپنی ایٹمی صلاحیت کا بھرپور مظاہرہ کیا بین الاقوامی طور پر اس لیے اہمیت کا حامل ہے کہ یکم مئی کو اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ورکرز ڈے کے طور پر منایا جاتا ہے۔ 1889ء میں امریکہ کے مزدوروں کے ایک کنونشن میں طے کیا گیا کہ مزدور 8 گھنٹے روزانہ کام کریں گے اس سے زیادہ اگر کام کریں گے تو اجرت دی جائے گی اس سے پہلے امریکی فیکٹریوں میں مزدوروں سے لگاتار کام لیا جاتا تھا اور اس کی کوئی اجرت نہیں دی جاتی تھی۔

جہاں تک ایٹمی دھماکوں کا تعلق ہے پاکستان نے جب 1998ء میں ایٹمی دھماکہ کیا تو پاکستان دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت بن گیا اور اسلامی دنیا کی پہلی ایٹمی طاقت بن گیا۔ پاکستان کو حالات وواقعات نے مجبور کر دیا کہ وہ ایٹمی صلاحیت حاصل کرے کیونکہ پاکستان کے ازلی دشمن بھارت نے یہ ایٹمی صلاحیت بہت عرصہ پہلے یعنی مئی 1974ء میں حاصل کر لی تھی اس لیے پاکستان کے دفاع کے لیے لازمی تھا کہ وہ ایٹمی صلاحیت حاصل کرے تاکہ ملک کے دفاع کو مضبوط بنایا جا سکے۔ پھر دلچسپ بات یہ ہے کہ بھارت نے اپنی ایٹمی صلاحیت کو راجہ پرتھوی راج کے نام منسوب کیا۔ راجہ پرتھوی راج وہ ہے جس نے 1191ء میں ترائین کے میدان میں سلطان شہاب الدین غوری کو شکست دی لیکن وہ بھول گئے کہ اگلے سال یعنی 1192ء میں سلطان شہاب الدین غوری نے ترائین کے میدان پر ہی راجہ پرتھوی راج کو شکست فاش دی اور اسلامی سلطنت کی سرحدیں بنگال اور آسام تک پورے شمالی ہندوستان تک پھیل گئیں۔ اس لیے ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے جو ایٹمی صلاحیت حاصل کی اسے انہوں نے غوری کے نام سے منسوب کیا۔

یوم مزدور کے حوالہ سے یکم مئی 1889ء تو کل کی بات ہے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل غزوہ خندق کے موقع پر صحابہ کرامؓ کے ساتھ خود بھی خندق کی کھدائی میں شریک ہو کر مزدوروں کے ساتھ

ہمدردی اوران کے حقوق کے لیے ایک عظیم مثال قائم کی۔غزوہ خندق کا دورانیہ 5 شوال تا یکم ذیقعد 5 ہجری یعنی بروز پیر 29 دسمبر 626 عیسوی تا 24 جنوری 627 تھا اس کی کھدائی کے دوران عام صحابہ کے پاس کھانے پینے کے لیے کچھ نہیں تھا اور وہ خالی پیٹ پر پتھر باندھ کر خندق کھود رہے تھے۔اس دوران ہمارے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود کچھ نہیں کھایا اوران کے ساتھ بھوکے رہے۔ان کے پیٹ پر ایک کی بجائے دو پتھر بندھے دیکھے گئے یہ بات نہ صرف مزدوروں کے حقوق کی عظیم مثال ہے بلکہ ریاست کے سربراہ کا مزدوروں کے ساتھ مل کر بھوک اور پیاس میں کام کرکے ایک عظیم مثال قائم کی۔پاکستانی ریاست اللہ کا عطیہ ہے اس لیے ہمیں ان عظیم مثالوں کو یاد رکھنا چاہیے۔

انجمن فیض الاسلام یتیموں،غریبوں اور بے سہارا بچوں کی پرورش اور تعلیم وتربیت میں مصروف ہے اور جو حضرات اللہ کی رضا کے لیے ان بچوں کی کفالت،تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں اس کار خیر میں حصہ لیتے ہیں انجمن فیض الاسلام کی انتظامیہ ان کی مشکور ہے اور ان کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اوران کے اہل وعیال کو دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔(آمین)

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد
(تمغہ امتیاز)
مدیر اعلیٰ

''جس عورت نے پانچ وقت نماز کی پابندی کی،رمضان کے روزے رکھے،اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کی،اپنے شوہر کی فرماں بردار رہی،وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے''۔

(طبرانی)

القرآن

رسول اللہ ﷺ کی عصمت وامانت

قاری خورشید احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ [سورۂ آل عمران (۳)، آیت نمبر: ۱۶۱ تا ۱۶۳]

ترجمہ:۔اور کبھی نہیں ہوسکتا کہ پیغمبر خدا خیانت کریں اور خیانت کرنے والوں کو قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز خدا کے رُو برو لا حاضر کرنی ہوگی۔پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا تابع ہو وہ اس شخص کی طرح مرتکب خیانت ہوسکتا ہے جو خدا کی ناخوشی میں گرفتار ہو اور جس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔ان لوگوں کے خدا کے ہاں مختلف اور متفاوت درجے ہیں اور خدا ان کے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح:

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا کہ وہ کبھی بھی دل میں یہ خیال نہ لائیں کہ شاید حضرت نے ہم کو بظاہر معاف کر دیا اور دل میں خفا ہیں پھر کبھی خفگی نکالیں گے؟ یہ کام نبیوں کا نہیں کہ دل میں کچھ اور ظاہر میں کچھ، یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ حضرت کی عظمت اور عصمت وامانت کو پوری طرح ذہنوں میں رکھیں، آپ کی نسبت کبھی کوئی لغو اور بیہودہ خیال نہ لائیں، مثلاً یہ گمان نہ کریں کہ غنیمت کا کچھ مال چھپا رکھیں گے؟ (العیاذ باللہ) شاید یہ اس واسطے فرمایا کہ وہ تیرانداز غنیمت کے لیے مورچہ چھوڑ کر دوڑے تھے، کیا حضرت ان کو حصہ نہ دیتے؟ یا بعض چیزیں چھپا

رکھتے ؟ اور بعض روایات میں ہے کہ بدر کی لڑائی میں ایک چیز (چادر یا تلوار) غنیمت میں سے گم ہوگئی تھی، کسی نے
شاید حضرت نے اپنے واسطے رکھی ہوگی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

بہر حال مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ اگر حضور ﷺ اپنی نرم خوئی اور خوش خلقی سے تمہاری غلطیوں کو معاف کرتے ہیں تو تم کو حضور ﷺ کی عظمت شان اور عصمت و نزاہت کا بہت زیادہ پاس رکھنا چاہیے، کسی قسم کا کمزور اور رکیک خیال مومنین کے پاس نہ آنے پائے۔ ورنہ ایمان ضائع ہو جائے گا۔

دوسری طرف چوں کہ آپ کی شفقت و نرم دلی یاد دلا کر جنگ اُحد کے متعلق مسلمانوں کی کوتاہی کو معاف کرایا جا رہا تھا اسی ذیل میں ایک دوسری کوتاہی بھی یاد دلا دی جو بدر سے متعلق تھی کہ آپ اپنی نرم خوئی سے اس پر بھی کچھ دھیان نہ کریں۔

مال غنیمت میں خیانت کا مسئلہ اور اس کی سزا

''غلول'' کے اصل معنی غنیمت میں خیانت کرنے کے ہیں لیکن کبھی مطلق خیانت کے معنی میں آتا ہے بلکہ بعض اوقات محض ایک چیز کے چھپا لینے پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جیسے ابن مسعودؓ نے فرمایا غلوا مصاحفکم۔

خیانت کی سزا

☆ ابوداؤد میں ہے کہ آنحضور ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب مال غنیمت آتا تو آپ ﷺ، حضرت بلالؓ کو حکم دیتے اور وہ لوگوں میں منادی کرتے کہ جس جس کے پاس جو جو ہو لے آئے۔ پھر آپ ﷺ اس میں سے پانچواں حصہ نکال لیتے اور باقی کو تقسیم کر دیتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے مال غنیمت اور اس کے بعد بالوں کا ایک گچھا لے کر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے پاس رہ گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے حضرت بلالؓ کی منادی سنی تھی؟ جو تین مرتبہ ہوئی تھی۔ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا پھر تو اس وقت کیوں نہ لایا؟ اس نے عذر بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب میں ہرگز نہ لوں گا، تو ہی اسے لے کر قیامت کے دن آنا۔

وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

☆ اور جو آدمی خیانت کرے گا قیامت کے دن چرائے ہوئے مال کے ساتھ آئے گا (ملزم مال کے ساتھ پکڑا ہوا آئے گا) کلبیؒ نے کہا دوزخ کے اندر اس چرائی ہوئی چیز کی ہم شکل کوئی شئی بنا دی جائے گی اور اس خائن سے کہا جائے گا جا اتر کر اس کو لے لے۔ وہ اتر کر اس چیز کو پشت پر اٹھا کر لے آئے گا۔ جب اپنی جگہ آ جائے گا تو وہ چیز

چھوٹ کر پھر اندر گر پڑے گی اور اس شخص کو حکم دیا جائے گا کہ اتر جائے اور اس چیز کو لاد کر لے آئے وہ ایسا کرے گا اور یہی معاملہ اس کے ساتھ (خدا جانے کب تک) ہوتا رہے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ خیبر کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب نکلے وہاں سونا چاندی کچھ لوٹ میں ہاتھ نہیں آیا صرف اونٹ کپڑے اور سامان ملا۔ یہاں سے حضور ﷺ نے وادی قری کا رخ کیا۔ ایک حبشی غلام جس کا نام مدعم تھا رفاعہ بن زید نے رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کیا تھا (وہ بھی ساتھ تھا) جب ہم وادی قری میں پہنچ گئے اور مدعم رسول اللہ ﷺ کے اونٹ کا کجاوہ اتارنے لگا تو اچانک ایک نامعلوم تیر اس کے آلگا۔ معلوم نہیں کس نے مارا اس تیر سے وہ مر گیا لوگوں نے کہا اس کو جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ چھوٹی کمبلی جو اس نے خیبر کی جنگ میں مال غنیمت سے لے لی تھی اور اس کے حصہ میں نہیں آئی تھی وہ اس کے اوپر آگ بن کر بھڑک رہی ہے۔ یہ بات سن کر ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر آیا اور خدمت گرامی میں پیش کر دیے۔ فرمایا ایک یا دو تسمے بھی آگ کے ہیں (یعنی اگر داخل نہ کیے جاتے تو مرنے کے بعد یہ آگ کے ہو جاتے)۔

صحیحین کی روایت میں بحوالہ حضرت ابوہریرہؓ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک غلام جس کا نام مدعم تھا بطور ہدیہ بھیجا تھا۔

حضرت یزید بن خالد جہنی کی روایت ہے کہ خیبر کے دن ایک شخص کا انتقال ہو گیا لوگوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تم اپنے ساتھی کی نماز نہ پڑھو یہ سن کر لوگوں کے رنگ فق ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے ساتھی نے راہ خدا میں خیانت کی ہے۔ ہم نے اس کا سامان کھول کر دیکھا تو اس میں یہودیوں سے لوٹے ہوئے کچھ نقلی موتی (پوتھ) ملے جو دو درہم کی قیمت کے ہوں گے۔ رواہ مالک ونسائی۔

وصول کرنے والے کا واقعہ

حضرت ابوحمید ساعدی راوی ہیں کہ قبیلہ ازد کا ایک شخص تھا جس کا نام ابن اللتبیہ تھا اسے رسول اللہ ﷺ نے وصول صدقہ کا آفیسر بنا کر بھیجا جب وہ مال زکوۃ وصول کر کے واپس آیا تو (کچھ مال پیش کر کے) کہنے لگا یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور حمد وثنا کے بعد فرمایا اما بعد! اللہ نے جن امور کا مجھے مہتمم بنایا ہے میں ان میں بعض کاموں کا ناظم تمہارے بعض اشخاص کو بنا دیتا ہوں پس وہ آ کر

کہتے ہیں کہ یہ (مال تو اے مسلمانو) تمہارا ہے اور یہ مجھے تحفہ میں دیا گیا ہے آخر وہ اپنی اماں اور اپنے ابا کے گھر کیوں نہیں بیٹھ رہتا کہ اگر وہ سچا ہے تو اس کا ہدیہ (گھر بیٹھے) اس کے پاس آجاتا خدا کی قسم جو شخص بھی تم میں سے کوئی چیز ناحق لے گا وہ ضرور جب اللہ کے سامنے جائے گا تو وہ چیز اپنے اوپر لادے ہوگا پس میں کسی کو ایسا نہ پاؤں کہ اللہ کی پیشی کے وقت بلبلاتے اونٹ کو یا دھاڑتی گائے کو یا منمناتی بکری کو اپنے اوپر لادے ہوئے لائے۔

دوسری روایت میں آیا ہے کہ پھر حضور ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے اللہ! کیا میں نے (تیرا حکم) پہنچادیا اے اللہ! کیا میں نے پہنچادیا۔

حضرت عدیؓ بن عمیرہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ہم نے جس کسی کو تم میں سے کسی کام پر مقرر کیا اور اس نے ہم سے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی چیز چھپالی تو یہ چوری ہوگی جس کو ساتھ لے کر قیامت کے دن اس کو آنا ہوگا۔ (راوہ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ (خطاب کرنے) کھڑے ہوئے اور (مال زکوۃ یا مال غنیمت کی) خیانت کو بڑا جرم بتایا اور فرمایا خوب سن لو قیامت کے دن تم میں سے کسی کی ایسی حالت میں مجھ سے ملاقات نہ ہو کہ اس کی گردن پر بلبلاتا اونٹ سوار ہو اور وہ کہہ رہا ہو یا رسول اللہ ﷺ دہائی ہے اور میں کہوں اللہ کے مقابلہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں تو تجھے حکم پہنچا چکا تھا پھر حضور ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جس کی گردن پر گھوڑا اور بکری اور سونا چاندی لدا ہوگا اور اس سے آگے وہی فریاد کرنے اور مدد نہ کرنے کا تذکرہ فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

زمین کی چوری

حضرت ابومالکؓ اشعری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے بڑی خیانتی چوری گز بھر زمین کی ہے کسی زمین یا مکان میں اگر دو شخص ہم جوار (شریک) ہوں اور ایک دوسرے کے حق کی ایک گز زمین کاٹ لے تو قیامت کے دن اللہ اس کو سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔ اس میں سامان عبرت ہے ان لوگوں کے لیے جو دوسروں کی زمینوں اور پلاٹ پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں یہ ان کے لیے جہنم کا ایندھن ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے (عامل بنا کر) یمن بھیجا اور فرمایا میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لے لینا کیوں کہ وہ خیانتی چوری ہوگی۔ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جو شخص خیانتی چوری کرے گا وہ قیامت کے دن اس خیانتی مال کے ساتھ آئے گا۔

عمرو بن شعیبؒ کے دادا راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے خیانتی چور کا سامان جلوادیا اور اس کو سزا دی۔ (رواہ ابوداؤد)

ایک چادر کی خیانت

حضرت عبداللہؓ بن عمرو نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامان پر ایک شخص مقرر تھا جس کو کرکرہ کہا جاتا تھا۔ کرکرہ مرگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے۔ لوگ اس کا سامان دیکھنے گئے تو اس میں ایک عبا ملا جس کی اس نے خیانت کی تھی۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا خیبر کے دن صحابہؓ کی ایک جماعت آئی اور کہنے لگی فلاں شہید ہوا۔ فلاں شہید ہوا یہاں تک کہ ایک آدمی کے جنازے کی طرف سے گزرے اور بولے فلاں شہید ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اس کو آگ میں دیکھا ہے ایک چادر کی خیانت کرنے کی وجہ سے یا فرمایا ایک عبا کی خیانت کی وجہ سے۔ پھر فرمایا اے خطاب کے بیٹے جا اور تین بار لوگوں میں منادی کردے کہ جنت میں صرف مومن جائیں گے حسب الحکم میں نے باہر نکل کر تین بار لوگوں میں منادی کردی کہ جنت میں صرف مومن جائیں گے۔ (رواہ مسلم)

☆ حضرت ابورافع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عموماً نماز عصر کے بعد بنوعبدالاشہل کے ہاں تشریف لے جاتے تھے اور تقریباً مغرب تک وہیں مجلس رہتی تھی۔ ایک دن مغرب کے وقت وہاں سے واپس چلے، وقت تنگ تھا تیز تیز چل رہے تھے، بقیع میں آکر فرمانے لگے تف ہے تجھے تف ہے تجھے۔ میں سمجھا آپؐ مجھے فرمارہے ہیں، چنانچہ میں اپنے کپڑے ٹھیک ٹھاک کرنے لگا اور پیچھے رہ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے کہا حضور ﷺ آپؐ کے اس فرمان کی وجہ سے میں رک گیا۔ آپؐ نے فرمایا! میں نے تجھے نہیں کہا بلکہ یہ قبر فلاں شخص کی ہے اسے میں نے فلاں قبیلے کی طرف عامل بنا کر بھیجا تھا اس نے ایک چادر لے لی، وہ چادر اب آگ بن کر اس کے اوپر بھڑک رہی ہے۔

(مسند احمد، تفسیر ابن کثیر)

مال غنیمت میں خیانت

☆ طبرانی نے کبیر میں باوثوق سند سے حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کہیں بھیجا مگر اس کا جھنڈا (ناکام) واپس آیا۔ پھر بھیجا تو پھر واپس آگیا اور وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ہرن کے سر کے برابر سونے کی خیانت کرلی تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری)

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

ف: یعنی پیغمبر جو ہر حال میں خدا کی مرضی کا تابع بلکہ دوسروں کا بھی اس کی مرضی کا تابع بنانا چاہتا ہے کیا ان لوگوں کے ایسے کام کرسکتا ہے جو خدا کے غضب کے نیچے اور دوزخ کے مستحق ہیں۔ ممکن نہیں۔

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

مقام نبی:

(یعنی نبی اور سارے لوگ برابر نہیں هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ الخ)

طمع وغیرہ کے گھٹیا اور خیانت کام نبیوں سے نہیں ہوسکتے حق تعالیٰ جانتا ہے کہ کون کس درجہ کا ہے اور سب کے کام دیکھتا ہے کیا وہ ایسی پست طبیعت والوں کو منصب نبوت پر سرفراز فرمائے گا؟ انبیاء کرام تو معصوم ہوتے ہیں تمہارا نبی تو سارے نبیوں کا امام ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں وہ لوگ اپنے انجام کو سوچ لیں جو زلزلہ اور طوفان میں گرے بے سہارا اور مظلوم لوگوں کا سامان ہڑپ کر جاتے ہیں۔ کیا ان کو یا ان کی اولادوں کو سکون ملے گا۔ اس روایت میں ان لوگوں کے لیے بھی درس عبرت ہے جو سرکاری یا پرائیویٹ ادارہ کی گاڑیاں اور سامان ضائع کرتے یا غبن کر دیتے ہیں، وہ سوچ لیں کہ قبر کی تاریکی اور حساب کا دن قریب آرہا ہے۔

جو لوگ، اللہ کی عطا کی ہوئی دولت۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اور خرچ کرنے کے بعد نہ کسی پر احسان دھرتے ہیں نہ کسی توہین کرتے ہیں، ایسے لوگوں کی مزدوری اللہ پاس دھری ہے۔

قیامت کے دن ان لوگوں کو کوئی خوف وخطر نہ ہوگا، اور نہ یہ کسی رنج وغم کا شکار ہوں گے"۔

[القرآن: البقرہ (۲)، ۲۶۲]

درسِ حدیث

غیر مسلم کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم

مولانا ڈاکٹر محمد ناصر

عن اسماء قالت: قدمت أُمی وهی مشركة فی عهد قريش ومدتهم اذعاهدوا النبی ﷺ مع ابيها فاستفتيت النبی ﷺ فقلت: ان أُمی قدمت وهی راغبة، افاصلها؟ قال: نعم صلی أُمك"۔ (صحیح بخاری ۵۹۷۹)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا (دختر حضرت ابوبکر صدیقؓ) فرماتی ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے قریش کے ساتھ صلح کے زمانے میں اپنے والد کے ساتھ (مدینہ منورہ) آئیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: میری والدہ آئی ہیں اور وہ اسلام سے لاتعلق ہیں، کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرسکتی ہوں؟ آں حضرت ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو''۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ایک اہلیہ مسلمان نہیں ہوئی تھیں۔ ان کے بطن سے آپؓ کی بیٹی حضرت اسماؓ تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں اور صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی مخالف فریق میں شامل تھیں۔ ایک بار میرے پاس مدینہ منورہ آئیں تو میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔ اس حدیث سے تین باتیں واضح ہوتی ہیں:

۱۔ دین اسلام خونی رشتوں کا لحاظ کرنے کا حکم دیتا ہے، یہاں تک کہ ماں باپ اگر کافر بھی ہوں، تب بھی ان کے دنیوی حقوق ادا کرنے ضروری ہیں۔ یہی بات حضرت لقمان علیہ السلام اپنے صاحب زادے کو نصیحت کے پیرائے میں کہتے ہیں۔ (القرآن: لقمان: ۱۵: ۱۳)

۲۔ اگر ماں باپ دینی نظریے اور دینی تصور سے اولاد کو منحرف کرنا چاہیں تو ان کی بات ماننے کا انسان پابند نہیں، جیسے حضرت اسماؓ کی ماں صلح حدیبیہ میں مخالف فریق میں شامل تھیں اور حضرت اسماؓ اس معاملے میں اپنی ماں کے

ساتھ نہیں تھیں، لیکن نبی اکرم ﷺ یا حضرت ابو بکرؓ نے حضرت اسماؓ کو نہیں کہا کہ اس امر میں اپنی ماں کی بات کا
کرو۔

۳۔ مذکورہ گفتگو سے یہ عیاں ہوا کہ دینِ اسلام کا معاشرتی تصور، حقوق کی فراہمی اور انسانی ہمدردی پر مبنی
یہ وہ بنیادی نکتہ ہے، جس سے دینِ اسلام کے عدل پسند اور انسانیت گیر نظریے کو قبولیت ملی۔ دینِ اسلام کی اسی
نے قوموں کو اپنا نظریہ اور سوچ بدلنے پر مجبور کر دیا۔ آج مسلمانوں کو یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ان کے
انسانی رشتوں کا احترام کس قدر رہے؟ آج عقائد، علاقائی اور سماجی بنیاد پر مسلمانوں میں تقسیم روا رکھی جاتی ہے
آں کہ اسلام مذہب کی بنیاد پر منافرت کا کوئی تصور نہیں، بلکہ مخالفت کی بنیاد صرف عدل اور ظلم ہے، البتہ
عقیدے کے خلاف دعوت ہے۔ تفریق و تقسیم کے نظریے نے مزید پستی اختیار کی تو مسلکی بنیادوں پر مسجدیں تک
ہوگئیں۔ اس اختلاف پر خونی رشتوں کا احترام پامال کیا جاتا ہے اور خاندانوں میں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں
بنیادی نقطہ نظر جو کافر قوموں کے لیے دینِ اسلام کی طرف کشش کا باعث بنا، آج اسی نقطے پر مسلمانوں میں اختلاف
ہیں اور رشتے پامال ہو رہے ہیں۔ اس لیے یہ رویہ قابلِ غور ہے۔

”یاد رکھو۔! دنیا کی تمام مشکلات کا حل اسلامی حکومت کے قیام میں ہے۔ اسی مقصد کی خاطر میں لندن کی پرسکون زندگی کو چھوڑ کر عظیم مفکر علامہ اقبال کے تصور کو عملی جامہ پہنچانے کی خاطر ہندوستان آگیا ہوں۔ ان شاء اللہ ایک ایسی فلاحی اور مثالی مملکت قائم ہوگی، جس کی بنیاد **لا الہ الا اللہ** پر ہوگی، اور دنیا اس کی تقلید پر مجبور ہو جائے گی“۔

[نئی دہلی میں انٹرویو۔ ۲۶ نومبر ۱۹۴۶ء]

عظمت رسول ﷺ۔قرآن کے آئینے میں

(1)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ

آپ ﷺ کا اسم گرامی

آنحضور ﷺ کے بہت سے اسمائے گرامی قرآن کریم وکتب حدیث میں مذکور ہیں، مگر آپ کے ذاتی نام دو ہیں، محمد اور احمد اور یہ دونوں ہی آپ ﷺ کے علوئے مرتبت وعظمتِ مقام کی دلیل ہیں۔سورۂ فتح میں آپ ﷺ کا نام محمد بتایا گیا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ(۱)

محمد اللہ کے رسول ہیں

آپ کا دوسرا نام احمد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کی بعثت کی اطلاع دیتے ہوئے بیان فرمایا:

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد(۲)

میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں، وہ میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا

لفظ احمد اور محمد دونوں کا مادہ حمد ہے، حمد کا لفظ جب خدا کی طرف سے بولا جائے تو اس کے معنی میں تعریف و ثنا، مدح وستائش کے ساتھ ساتھ عطا اور بخشش کا مفہوم بھی شامل ہوتا ہے اور جب یہ لفظ بندے کی طرف سے بولا جائے تو اس سے مراد، حمد وثنا کے ساتھ ساتھ تشکر وامتنان کے جذبات بھی شامل ہوتے ہیں، اس طرح محمد سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے عادات وخصائل اور کارہائے نمایاں کی بدولت ساری دنیا میں مشہور ومعروف اور تعریف کیا ہوا ہے اور پورا عالم انسانیت آپ کے احسانات کا شرمندہ منت ہے۔جملہ ملائکہ آپ کے ثنا خواں ہیں، تمام انبیاء آپ کے شاگرد ہیں اور تمام بنی نوع حتیٰ کہ آپ کے دشمن تک بھی آپ کی ذاتی حیثیت میں آپ ﷺ کی عظمتِ کردار کا انکار نہیں کرسکتے۔

آپ احمد ہیں ان معنوں میں کہ آپ خدا کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والے اور اس کے سب سے بڑے سپاس گزار ہیں، اپنے خالق و مالک کے رتبے و مقام کو جتنا آپ نے جانا اور پہچانا ہے وہ کسی اور نبی کو بھی نصیب نہیں ہے، اس لیے آپ ﷺ بجا طور پر احمد و محمد ہیں۔

آپ ﷺ کا رفع ذکر

ورفعنالك ذكرك (۳)

ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا

حقیقت یہ ہے کہ عظمتِ محمد ﷺ سے خود خدا ہی صحیح طور پر آگاہ ہے جو قرآن کریم میں جا بجا آپ کے اخلاق عالیہ و فضائل محامدہ کی گواہی دیتا ہے اور انسان آپ کے بلند مرتبے کے ادراک سے بھی عاجز و قاصر ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر کو شہرت جاوداں بخشنے کے لیے سرکاری طور پر اہتمام فرما دیا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ روئے زمین کے ہر ہر گوشے میں ہر وقت دن ہو کہ رات، صبح ہو کہ شام، ہر لحہ اور ہر گھڑی آپ ﷺ کے نام مبارک کا ذکر ہوتا رہتا ہے خواہ کوئی سننا چاہے یا نہ سننا چاہے۔ بہر طور اللہ کی معبودیت کے ساتھ ساتھ محمد ﷺ کے منصبِ رسالت کی بھی شہادت دی جاتی ہے۔ جہاں آپ کا نام لیا جائے، وہاں موجود تمام مسلمان آپ ﷺ کے لیے اللہ سے (صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر) دعا کرتے ہیں بلکہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ محمد ﷺ پر ایمان لانا بھی شرط لازم ہے، پھر مسلمان ہونے کے بعد اللہ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اطاعتِ رسول ﷺ بھی ضروری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دشمنوں کا نام روئے زمین سے مٹا ڈالنے کا بھی سرکاری اہتمام فرمایا ہے:

ان شانئك هو الابتر (۴)

یقیناً آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے

اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا آج ابوجہل وابولہب وغیرہ کو ملعون کہہ کر پکارتی ہے اور آج تک کسی نے اپنی اولاد کا نام ان کے ناموں پر نہیں رکھا جب کہ مسلمانوں میں نبی کریم ﷺ کے نام پر اپنے بچوں کا نام رکھنے کا رواج بہ کثرت ہے۔

آپ تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و رشد کے لیے مبعوث کیے گئے ہیں۔

وما ارسلنك الا كافة للناس بشيرًا ونذيرًا (۵)

ہم نے آپ کو سب لوگوں کے لیے خوشخبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے

چنانچہ ہر رنگ، ہر زبان، ہر نسل اور ہر جغرافیائی خطے کے انسانوں کے لیے آپ ﷺ داعی الی اللہ ہیں۔ آپ کے اسمِ مبارک نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو رنگ و نسل اور زبان و مکاں کے امتیاز کے بغیر وحدت کی ایک کڑی میں پرو کر رکھ دیا ہے۔ اگر آپ ﷺ کا نامِ گرامی ایک مضبوط بندھن ہے جس نے سب مسلمانوں کو یک جا کر دیا تو آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ وہ مضبوط ربط ہے جس سے ہر مسلمان آپ کے ساتھ کلّی طور پر مربوط ہے۔

خلق محمدی ﷺ

عظمت رسول کا نمایاں ترین پہلو آپ ﷺ کے کردار اور اخلاق کی عظمت ہے جس کے سامنے روئے زمین کے تمام اعاظم و اکابر دم بھرتے نظر آتے ہیں جن کے متعلق خود خالقِ کائنات یہ گواہی دے:

وانك لعلىٰ خلقٍ عظيم (٦)

اور بے شک آپ کا اخلاق بڑا بلند ہے

اس کی عظمتِ کردار میں کیا شبہ باقی رہ جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے کی چالیس سالہ زندگی بھی ایسی بے داغ ہے کہ کسی مقام پر انگلی رکھنی محال ہے، نبوت سے پہلے آپ ''صادق'' اور ''امین'' کے لقب سے مشہور تھے، اس وقت بھی آپ شرک کی نجاست اور قمار بازی و شراب خوری جیسی خباثتوں سے محفوظ تھے۔ آپ کی عظمتِ اخلاق کی دلیل اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ کے ہم عصروں نے جن میں دوست و دشمن سب شامل تھے بالاتفاق آپ ﷺ کو صادق اور امین تسلیم کر لیا تھا۔ اس عظمتِ سیرت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنے کے خواہش مند ہوں۔ نبوت کے بعد جب آپ ﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز فرمایا اور ہر طرف سے آپ کی مخالفت شروع ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے مخالفین کے سامنے یہی دلیل بطور معجزہ پیش کر دی اور آپ ﷺ نے علی الاعلان فرمایا:

فقد لبثت فيكم عمرًا من قبله افلا تعقلون (٧)

یقیناً میں اس (یعنی اعلان نبوت) سے پہلے ایک عمر تمہارے درمیان گزار چکا ہوں، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے

یعنی جس شخص کی ساری زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح تمہارے سامنے موجود ہے جس نے عام دنیاوی معاملات میں تم سے راست باز اور امین ہونے کی سند حاصل کر لی ہے، جس نے عام انسانی معاملوں میں کبھی جھوٹ

نہیں بولا، کیا اب اس کی دعوت کے معاملے میں شک وشبہ کی گنجائش ہوسکتی ہے، کیا وہ خالق کائنات کے بارے میں جھوٹ بولنے کا مرتکب ہوسکتا ہے؟

آپ ﷺ انتہا درجہ کے رحم دل، خیر خواہ اور غم گسار تھے۔ آپ کی شفقت ورحمت صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لیے عام تھی۔ اس سے دوست بھی حصہ پاتے اور دشمن بھی، بلکہ بے زبان جانور بھی آپ ﷺ کی رحم دلی سے برابر فیضاب ہوتے تھے۔ ارشاد باری ہے:

وما ارسلنك الا رحمة للعالمين (۸)

ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے

یہ آپ ﷺ کی نرمی طبع ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ ایک اخلاق باختہ، گم کردہ راہ اور منتشر قوم کو ٹھوس بنیادوں پر ایک مضبوط قوم بنانے میں کامیاب ہوگئے۔ ان کو آپس میں شیر وشکر کیا، ان کا منتشر شیرازہ یکجا کیا اور ان کے افکار و عقائد اور اعمال واخلاق کی دنیا ہی بدل کر رکھ دی۔ ان میں ایک دیرپا اور دُور رس انقلاب بپا کر دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك (۹)

اللہ کی رحمت کے سبب سے آپ ان کے لیے نرم خُو ہوگئے، اور اگر آپ تُند خُو اور سخت دل ہوتے تو وہ تمہارے پاس سے منتشر ہوجاتے

آپ ﷺ اپنی امت کے حق میں اس حد تک شفیق وغم گسار تھے کہ اپنی امت کی ہر تکلیف آپ کے لیے بڑی شاق ودشوار ہوتی۔ آپ ﷺ کو ہر وقت اپنی امت کی بہتری اور بھلائی کا ہی خیال رہتا:

لقد جاء كم رسول من انفسكم عزيز عليه ماعنتم حريص عليكم بالمؤمنين رء وف رحيم (۱۰)

بے شک تمہارے پاس تم میں سے ایک رسولؐ آیا ہے، اسے تمہاری تکلیف گراں معلوم ہوتی ہے، تمہاری بھلائی کا وہ حریص ہے، وہ مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے

عام لوگوں کے حق میں آپ کی ہمدردی وشفقت کا یہ عالم تھا کہ جو لوگ آپ کی دعوت پر ایمان نہ لاتے، آپ ﷺ ان کے لیے بڑے فکر مند رہتے۔

فلعلك باخع نفسك على اثار هم ان لم يومنوا بهذا الحديث اسفا (۱۱)

اگر یہ لوگ ایمان نہ لائے تو شاید آپ اسی بات پر افسوس کرتے ہوئے اپنی جان کو ہلاک کر ڈالیں
آپ ﷺ کے اخلاقِ جلیلہ کے متعلق اس مختصر سے مضمون میں کیا لکھا جا سکتا ہے، مختصراً یہی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن ہی آپ کا اخلاق ہے۔

معراج نبی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا واقعہ قرآن کریم میں سورۂ نجم اور سورہ بنی اسرائیل میں مذکور ہے، یہ واقعہ آپ ﷺ کو تمام عالمِ انسانیت میں بلند ترین مقام پر فائز کرتا ہے، خود خالق کائنات کا ارشاد ہے کہ:

فکان قاب قوسین او ادنٰی (۱۲)

صرف دو قوسوں کا فاصلہ دونوں کے درمیان رہ گیا یا پھر اس سے بھی کم فاصلہ

اس سے بڑھ کر عظمتِ شان کیا ہو سکتی ہے، جس مقام پر فرشتوں کے سرخیل جنابِ جبریل کو بھی جانے کی اجازت نہیں وہاں آپ ﷺ نے پہنچ کر اپنے ربِ اکبر سے ملاقات کی۔ چنانچہ ساری کائنات میں سے نہ کسی خاکی کو وہ مقام نصیب ہوا نہ کسی نوری کو۔ ہم آپ ﷺ کے متعلق یہی کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جس طرح معراج کے واقعے نے آپ ﷺ کو دنیا میں سارے عالمِ انسانیت سے برتر وارفع بنا دیا ہے، اسی طرح آخرت میں بھی آپ ﷺ کا مقام ومرتبہ ہر فرد بشر سے فزوں تر ہوگا، تمام انسانوں کے متعلق آپ ﷺ خدا کی عدالت میں گواہی دیں گے۔

فکیف اذا جئنا من کل اُمۃٍ بشھیدٍ وجئنا بك علی ھولآء شھیدًا (۱۳)

اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم آپ کو ان کے خلاف گواہ بنا کر کھڑا کر دیں گے

اور روزِ قیامت جب اللہ تعالیٰ کا جلال پورے عروج پر ہوگا، اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفاعتِ عظمٰی کے لیے آپ کو مقامِ محمود میں لا کھڑا کریں گے۔

عسٰی ان یبعثك ربك مقاما محمودًا (۱۴)

جلد ہی آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود میں مبعوث کر دے گا

اس طرح آخرت میں بھی تمام مخلوقات میں سے آپ ﷺ کو ارفع ترین مقام نصیب ہوگا اور آپ ﷺ اپنے رب اکبر کے سب سے قریب ہوں گے۔

آپ ﷺ کی عظمت کا بیان اس وقت تک تشنۂ تکمیل رہتا ہے جب تک اس میں قرآن کریم اور اسلام کا بھی مختصر ساذکر نہ آجائے، کیونکہ آپ ﷺ نے دنیا کے سامنے دینِ اسلام مکمل ترین اور جامع شکل میں پیش فرمایا اور قرآن کریم کے ذریعے سے اپنی دعوت کو مؤثر و کامیاب بنایا۔

اسلام وہ دین ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان اللہ اصطفٰی لکم الدین فلاتموتن الا وانتم مسلمون (۱۵)

یقیناً اللہ نے تمہارے لیے دین اسلام کو چن لیا ہے، پس تم حالتِ اسلام ہی میں مرنا

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی شان ان الفاظ میں بیان فرمائی:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (۱۶)

آج میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں اور تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند کر لیا ہے

گویا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے دینِ اسلام کو مکمل کر کے بنی نوع انسان کے لیے اپنی نعمتوں کو مکمل کر دیا، اب دین و دنیا کی کوئی نعمت بھی ایسی نہیں جو اسلام کے مقابلے میں پیش کی جا سکے، جو شخص نعمتِ اسلام کی توہین کرتا ہے یعنی دائرہ اسلام میں شامل نہیں ہوتا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے:

ومن یّبتغ غیر الاسلام دینا فلن یُّقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخسرین (۱۷)

جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی پیروی کرے وہ اس سے ہرگز قبول نہیں ہوگا اور آخرت میں بھی وہ خسارے میں رہے گا۔

اسلام ایک دین ہے جب کہ دوسرے مذاہب ہیں، اسلام پوری زندگی کے لیے ضابطہ حیات ہے جب کہ دیگر مذاہب زندگی کے چند پہلوؤں کو محیط ہوتے ہیں، یہ دین دوسرے مذہبوں کی طرح جنتر، منتر، تعویذ دھاگے اور عملیات کا مرکب نہیں، بلکہ عملی زندگی کو نکھارنے والا انقلاب، نفس کا تزکیہ کرنے والی اور انسان کو تہذیب وشائستگی سے ہم کنار کرنے والی ایک تحریک ہے۔

اسی طرح قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کا مصنف کوئی دنیاوی طاقت نہیں، بلکہ خود شہنشاہ رب العالمین ہے، جسے سردار ملائکہ جبریل امین کے ذریعے خاتم النبیین ﷺ پر نازل کیا گیا ہے، جو سراسر حق ہے انہ لحق الیقین (۱۸)

جس کے کلام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی لامبدل لکلمٰتہ (۱۹) جس نے تاریخ کی وہ گمشدہ کڑیاں بیان کیں جو دست بردِ زمانہ سے بالکل مٹ چکی تھیں۔ اس نے آئندہ کے متعلق ایسی پیشین گوئیاں بیان کیں، جن کو بعد میں آنے والے زمانے نے من و عن صحیح ثابت کر دیا، یہ کتاب روئے زمین پر ہر وقت، ہر لمحہ اور ہر گھڑی تلاوت کی جاتی ہے، یہ ایسی کتاب ہے جو ہر وقت کروڑوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ رہتی ہے، جس میں بیان کردہ علمی حقائق موجودہ دور کے گراں قدر علمی و تحقیقی کارناموں اور صنعتی ترقیوں کے باوجود آج تک صحیح ثابت ہوئے ہیں اور قیامت تک صحیح ثابت ہوتے رہیں گے، جس کے الفاظ، معانی، اسلوب غرض ہر چیز تہذیب و شرافت کا بہترین معیار ہے اور جس میں کہیں بھی تضاد بیانی کا شائبہ تک نہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی جلالت شان سے بھی کما حقہ وہ شہنشاہ رب العالمین ہی واقف ہے، کیا دنیا میں اس پائے کی کوئی اور بھی کتاب ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا ایک اہم پہلو آپ کی لائی ہوئی تعلیم ہے، آپ دنیا کے اس ظلمت کدہ میں مشعل ہدایت، روشنی کا مینار اور چمکتا ہوا سورج بن کر تشریف لائے۔ ارشاد ربانی ہے:

قد جاء کم من اللہ نور وّ کتٰب مبین (۲۰)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آئی ہے

و داعیاً الی اللہ باذنہٖ و سراجًا مّنیرًا (۲۱)

آپ اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور چراغ روشن ہیں

تبارك الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعٰلمین نذیرًا (۲۲)

وہ بڑی بابرکت ہستی ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہاں کو ڈرائے

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (۲۳)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں

مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں آپ ﷺ کی تعلیم کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

ابدیت: یعنی آپ ﷺ کی تعلیم قیامت تک کے لیے ہر طالب حق کے لیے مشعلِ ہدایت اور روشنی کا مینار ہے۔

عملیت: آپ ﷺ کی تعلیم کسی فلسفی کے خیالات اور کسی مفکر کی خیالی جنت نہیں کہ کتابوں کی دنیا میں تو وہ بڑی حسین و جمیل معلوم ہو مگر حقیقت کی دنیا میں صفر اور ناممکن العمل ہے، بلکہ آپ کی تعلیم آسان اور فطرت، جذبات و احساسات و

انسانی کے عین مطابق ہے، اس وجہ سے اس پر عمل کرنا ممکن ہے اور آپ ﷺ نے اور آپ کے اصحاب نے اس تعلیم پر خود عمل پیرا ہو کر دکھا دیا ہے۔

جامعیت: آپ ﷺ کی تعلیم پر کسی ایک گروہ کی اجارہ داری نہیں ہے، یہ تعلیم کوئی خاص طبقہ، پادریوں کا گروہ، کاہنوں کی برادری، پنڈتوں کا خاندان ہی حاصل نہیں کر سکتا، بلکہ ہر شخص بلا امتیاز حسب ونسب، رنگ ونسل، لسان ومکان اس تعلیم کو سیکھ کر انبیاء کا وارث بن سکتا ہے اور پھر اس پر عمل کی راہیں بھی ہر ایک کے لیے کھلی ہیں۔

ہمہ گیریت: ہر پیشے اور ہر گروہ کے لوگ سائنسدان، لیڈر، فرماں روا، وکیل، سپہ سالار، تاجر، صنعت کار، کسان وزمیندار، آجر ومستاجر، مرد وعورت، میاں بیوی، اولاد ووالدین غرض ہر شخص کے لیے ہر موقع اور ضرورت کے مطابق آپ ﷺ کی روشن اور بے داغ تعلیم وسیرت موجود ہے اور آج دنیا میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں (خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم) جس نے آپ ﷺ کی سیرت مبارک اور تعلیم مبارک سے کسب فیض نہ کیا ہو۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ کسی نے یہ فیض شعوری طور پر حاصل کیا ہے اور کسی نے غیر شعوری طور پر۔

آپ ﷺ کا عظیم ترین کارنامہ جو جلی حروف میں لکھے جانے کا مستحق ہے اور جس کے بغیر آپ کا ذکر خیر مکمل ہو ہی نہیں سکتا تھا وہ تشکیل امتِ مسلمہ ہے، آپ ﷺ سے پہلے دنیا میں انبیاء کی عظیم تعداد تشریف لائی مگر کوئی کسی ایک علاقے میں مبعوث ہوا تو کوئی کسی ایک ملک کی طرف، اور کوئی صرف ایک قوم کی طرف، لیکن آنحضور ﷺ کا فریضہ منصبی یہ تھا کہ آپ پورے عالمِ انسانیت کی سیرت کی تشکیل کرنے کے لیے تشریف لائے تھے، آپ ﷺ نے اپنی مسلسل کوشش، انتھک جدوجہد اور سعی پیہم کے ذریعے پہلے عرب کے اجڈ، اکھڑ، متفرق وپراگندہ، محبت ناآشنا مشرکوں کو توحید کی دعوت پیش کی، آپ ﷺ نے اس راہ میں بڑی ابتلائیں سہیں، بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ آپ ﷺ کے اصحاب نے اس دین کے لیے بڑی قربانیاں دیں اور بالآخر آپ ﷺ ایسا گروہ تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے جو ذہنی وفکری، عملی واخلاقی لحاظ سے بالکل بدل چکا تھا جو اب خدا پرست وخدا ترس ہو چکا تھا۔ جو دن کے وقت جہاد کرتے، رات کے وقت نماز پڑھتے، آپس میں خیر خواہ وہمدرد، اپنے دین کے سچے مخلص، اللہ اور بندوں کے سب حقوق ادا کرتے، قانون کے پابند تھے اور علم کے شیدائی۔ وہ اپنے امیر کی اطاعت پر متحد ومتفق ہو چکے تھے، پھر یہ گروہ اٹھا اور اس نے پوری دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا، اللہ تعالیٰ نے اس نعمتِ عظمیٰ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے:

(جاری)

انسانی حقوق اور اسلامی ریاست

(1)

سید جلال الدین عمری ☆

اس دنیا میں طاقت ور اور کم زور دونوں طرح کے انسان آج بھی ہیں، کل بھی تھے اور آئندہ بھی رہیں گے۔ انسان کی فطرت، یہ چاہتی ہے کہ طاقت ور اپنی طاقت کا غلط استعمال نہ کرے اور کم زوروں کے ساتھ محبت، ہمدردی، تعاون اور دست گیری کا رویہ اختیار کرے۔ طاقت ور کی طاقت، کم زور کی کم زوری رفع کرنے اور اُسے اوپر اٹھانے میں صرف ہو، طاقت ور اسے اس قابل بنائے کہ زندگی کی دوڑ میں وہ پیچھے نہ رہ جائے لیکن ماضی کی شہادت اور حال کا مشاہدہ ہے کہ زیادہ تر حالات میں فطرت کا یہ مطالبہ پورا نہیں ہوا، طاقت ور کے ہاتھ میں بے شمار حقوق اور اختیارات جمع ہوتے چلے گئے، کمزور کو ان کا بہت تھوڑا حصہ ملا یا بالکل نہیں ملا، طاقت ور کو طاقت کے نشہ میں اپنی ذمہ داریاں یاد نہیں رہیں اور کم زور ذمہ داریوں کے بوجھ تلے دبتا چلا گیا، طاقت ور نے اپنے حقوق و اختیارات کا بے تحاشا استعمال کیا اور کمزور اپنی محرومی پر آنسو بہاتا رہا۔ کبھی تو اسے مضبوط اور طاقت ور ہاتھوں نے اس طرح دبایا اور کچلا کہ سسکنے، تڑپنے اور فریاد کرنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔ اس طرزِ عمل کا ایک شاخسانہ یہ رہا کہ مختلف ادوار میں اور زمین کے مختلف خطوں میں اصحابِ حقوق اور اصحاب فرائض کے مستقل طبقات وجود میں آتے چلے گئے۔ ایک طرف وہ گروہ تھا جو گرد و پیش کے تمام وسائل کا مالک و مختار تھا دوسری طرف وہ طبقہ تھا جو ہر چیز سے محروم تھا، ایک جانب آسائش و راحت اور عیش و عشرت تھی اور دوسری جانب زندگی اپنے وجود اور بقا کے لیے تڑپ رہی تھی، طاقت ور طبقہ کے ہاتھ میں اقتدار، حکومت، قانون، علم و فن، وسائلِ معیشت اور تہذیب و معاشرت سب کچھ تھا۔ اسی میں سے فرمانروانِ مملکت، امراء و روٴسائے سلطنت، فوجی جرنیل، علوم و فنون کے ماہر، تہذیب کے معمار، اور سماج کے صورت گر پیدا ہوئے اور

☆ ممتاز سکالر، سیکریٹری ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ

ہر در و بام کے مالک بن بیٹھے، کم زور طبقہ ان میں سے کسی بھی چیز کا اپنے لیے تصور نہیں کر سکتا تھا۔ وہ زندہ بھی تھا تو صرف اس لیے کہ طاقت ور طبقہ کو اس کی ضرورت تھی وہ بے روح مشین کی طرح اس کی قوت میں اضافہ کا سبب بنا رہا۔ طاقت ور کے پاس ایسے بہت سارے حقوق جمع ہوتے چلے گئے جن کے لیے کوئی وجہ جواز نہیں ہے اور کم زور اپنے جائز حقوق سے بھی محروم تھا۔ وہ اس کے لیے جدوجہد کیا معنی اس کا ذکر بھی اپنی زبان پر لانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ بعض اوقات اس کا سلسلہ اتنا دراز ہوتا چلا گیا کہ دونوں طبقات نے اسے قانونِ فطرت سمجھ لیا۔ طاقت ور طبقہ نے سمجھایا اسے باور کرا دیا گیا کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس کے ذاتی استحقاق کی بنا پر ہے اور بلا شرکت غیرے وہ اس کا مالک و مختار ہے اور کم زور طبقہ اپنی محرومی پر خاموش و صابر ہوتا چلا گیا کہ یہی اس کی قسمت میں ازل سے لکھا گیا ہے۔ کبھی ان کے درمیان کشمکش اور تصادم بھی رہا ہے، بغاوت بھی ہوئی ہے لیکن صورت حال میں بہت زیادہ تبدیلی نہیں آئی ہے۔ یہ تصویر جتنی بھیانک ہے اسی قدر بھیانک یہ سوال ہے کہ کیا نوع انسانی کی تاریخ ظلم و ستم ہی کی تاریخ ہے؟ کیا اس نے عدل و انصاف اور فضل و احسان کی فصل بہار کبھی نہیں دیکھی؟ کیا اس طویل مدت میں اولاد آدم کی اکثریت اپنے حقوق سے بے خبر اور نا آشنا ہی رہی یا ان سے محرومی ہی اس کے حصہ میں آئی؟ کیا ان حقوق کی حمایت میں کبھی کوئی آواز بلند نہیں ہوئی اور ان کے لیے جدوجہد کرنے والے اور حق دار کو حق دلانے اور اسے ادا کرنے والے نہیں پیدا ہوئے؟

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ دنیا نے عدل و انصاف کی مثالیں ضرور دیکھی ہیں لیکن زیادہ تر ظلم کی تاریخ ہی رقم ہوتی رہی ہے۔ اصحاب اقتدار اور طاقت ور طبقات اس کے سیاہ اوراق میں اضافہ کرتے رہے۔ اس کے نتیجہ میں زیادہ زمانہ نہیں گزرا صرف چند صدی قبل حقوق انسانی کا تصور شدت سے ابھرا اس کے لیے جدوجہد شروع ہوئی اور اس نے بہت جلد ایک عمومی تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ اس کا مرکز یورپ خاص طور پر برطانیہ اور فرانس تھے۔ بعد میں امریکہ نے بھی اس سمت میں پیش رفت کی۔

اس کی تاریخ بارہویں صدی سے شروع ہوتی ہے۔ جب کہ شاہ کانکرڈ ثانی Comcard II نے ایک منشور کے ذریعہ پارلیمنٹ کے اختیارات متعین کیے۔

۱۱۸۸ء میں شاہ الفانسو نہم Alfanso IX سے حبس بے جا کے عدم جواز کا اصول تسلیم کرایا گیا۔

۱۷۶۶ء میں فرانس کے معروف مفکر روسو Rovsseave نے معاہدۂ عمرانی لکھی۔ اسے انقلاب فرانس کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد پر ۱۷۸۹ء میں فرانس کا منشور حقوق انسانی Declaration of the Rights of Man سامنے آیا۔

۱۷۷۶ء میں امریکی ریاست ورجینیا میں منعقدہ اجتماع نے George Mosion کا مرتب کردہ منشور حقوق انسانی منظور کیا۔

اس سلسلہ کی اور بھی نمایاں کوششیں ہیں۔اقوام متحدہ نے بھی مختلف مواقع پر اس سلسلہ میں قراردادیں منظور کیں۔آخر میں ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اس نے عالمی منشور حقوق انسانی The Universal Declaration of the man Rights. پاس کیا۔دنیا میں بیشتر قوموں نے اس کی تائید کی۔جن قوموں نے تائید نہیں کی انہوں نے بھی اس سے اختلاف نہیں کیا۔اس پہلو سے اسے اقوام عالم کا متفقہ منشور کہا جاتا ہے کوئی بھی حکومت اس کا انکار یا مخالفت نہیں کر رہی ہے۔اسے حقوق انسانی کی تاریخ میں ایک انقلابی قدم سمجھا جاتا ہے۔

حقوق انسانی کے اس عالمی منشور میں فرد کی آزادی، عدل وانصاف اور مساوات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔یہ معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے ساتھ سیاسی حقوق کا بھی احاطہ کرتا ہے۔اس میں فرد کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ اس کے ساتھ مساوات ہو، کسی کو اس سے برتر اور بلند تر نہ سمجھا جائے، اسے جان اور مال کا تحفظ حاصل ہو، اس پر کسی قسم کا جبر وتشدد نہ روا رکھا جائے اور اسے عدل وانصاف ملے۔اسی طرح عقیدہ اور مذہب، اظہار خیال، تنظیم اور جماعت سازی، سفر اور نقل مکانی، اپنی مرضی سے شادی بیاہ اور خاندان بسانے کو اس کا حق مانا گیا ہے۔تعلیم، حکومت میں شرکت، ملازمت، راحت اور آرام، خلوت اور نجی زندگی میں عدم مداخلت کو بھی اس کا بنیادی حق قرار دیا گیا ہے۔

منشور کی یہ خوبی سمجھی جاتی ہے کہ یہ فرد کو بعض بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔اس میں حکمراں طبقہ کے ظلم و زیادتی سے شہریوں کو محفوظ رکھنے کی تدبیر کی گئی ہے۔طاقت کا سرچشمہ عوام کو بتایا گیا اور حکم رانوں کو ان کے سامنے جواب دہ قرار دیا گیا ہے۔عدل وانصاف کے حصول کو آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے اور اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ فرد کو تعلیم، ترقی اور خوش حالی کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس میں بعض بنیادی خامیاں بھی ہیں۔ان سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ان خامیوں کی وجہ سے اس سے پُر امید نتائج برآمد نہیں ہو پا رہے ہیں۔

اس منشور کے پیچھے کوئی قوتِ نافذہ نہیں ہے۔دوسرے لفظوں میں کوئی ایسی بالاتر قوت نہیں ہے جو کسی قوم کو اس کا پابند بنائے۔اس پہلو سے بعض اوقات اس کی حیثیت محض پند وموعظت اور اخلاقی تلقین کی ہو کر رہ جاتی ہے۔چنانچہ ان ممالک میں بھی جو اسے ایک مقدس صحیفہ سمجھتے اور اس کے گن گاتے رہتے ہیں، حقوق انسانی کی خلاف ورزی کے واقعات بکثرت ہوتے رہتے ہیں۔ان حقوق کی نگرانی کرنے والے دنیا میں بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں

اور مفید خدمات انجام دے رہے ہیں۔ان میں ایک European court of Human Rights ہے۔اس میں یورپ کے ۳۸ ممالک حقوق انسانی کی پامالی سے متعلق مقدمات درج کراتے ہیں۔گزشتہ سال ۷۷۱۱ درخواستیں وہاں پہنچیں۔ان میں جن چھ ممالک کی شکایات دوسرے ملکوں سے زیادہ ہیں وہ یہ ہیں۔

TURKEY	1825	-1
ITALY	1191	-2
POLAND	861	-3
U.K	588	-4
FRANCE	471	-5
AUSTRALIA	365	-6

ان مہذب ممالک میں داخلی طور پر حقوق انسانی کی خلاف ورزی جس پیمانہ کی ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ بین الاقوامی سطح پر وہ اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔طاقت ور اقوام کو،جنھیں ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے،ان کا پابند بنانا کمزور قوموں کے بس کی بات نہیں ہے۔الجیریا،فلسطین،کوسودو،بوسنیا،عراق وغیرہ اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔فلسطین میں جس طرح حقوق انسانی کی پامالی ہورہی ہے اسے اقوام متحدہ کی جانچ ٹیم کے ذمہ داروں نے تسلیم کی ہے۔

یہ منشور فرد اور ریاست کے حقوق کا ٹھیک ٹھیک تعین نہیں کرتا۔اس سے یہ بات واضح نہیں ہے کہ فرد کے حقوق کے حدود کیا ہیں اور کہاں سے ریاست کے اختیارات شروع ہوجاتے ہیں۔

مذہب کے معاملے میں بھی اس کا رویہ غیر واضح ہے۔اس میں فرد کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی مذہب کو اختیار کرسکتا اور اس پر عمل کرسکتا ہے،لیکن اس حقیقت کو نظر انداز کردیا گیا ہے کہ مذہب انسان کے حقوق وفرائض کا بھی تعین کرتا ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا وہ ان پر عمل کرسکتا ہے؟اگر نہیں کرسکتا یا خاص دائرہ ہی میں کرسکتا ہے تو مذہبی آزادی کے کیا معنی ہیں؟

یہ منشور اس تصور کے تحت وجود میں آیا ہے کہ انسان آزاد ہے اور وہ اپنے لیے خود قانون بناسکتا ہے۔اسے کسی آسمانی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے۔یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایک غیر مذہبی یا سیکولر منشور ہے۔اس میں فطری طور پر سیکولر نظریات کے ابھرنے،اس نوع کی تحریکوں کے قائم ہونے،فروغ پانے اور اس سے ہم آہنگ کردار کی تبلیغ واشاعت کے زیادہ مواقع ہیں۔عملاً یہی ہو بھی رہا ہے۔حریتِ فکر اور فرد کی آزادی کے نام پر الحاد اور خدا بیزاری، وحی و رسالت

اور آخرت کے انکار کا ذہن بن رہا ہے۔مخرب اخلاق تحریکیں چلانے ،دنیا کو ایک خاص تہذیب اور کلچر کا عادی بلکہ پابند بنانے کی بھرپور کوشش ہو رہی ہے۔اسے ترقی اور روشن خیالی سمجھا جاتا ہے۔اس کے برعکس کسی دینی تحریک کے چلانے اور دینی اور اخلاقی قدروں کی ترویج و اشاعت کے مواقع محدود سے محدود تر ہیں۔اس کی گنجائش نکلے بھی تو اس کی راہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں ہیں،ان کے خلاف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ فضا بنائی جاتی ہے اور ان کی بدترین تصویر پیش کی جاتی ہے۔دقیانوسیت اور بنیاد پرستی کے الزامات لگا کر انہیں نا قابلِ قبول ٹھہرایا جاتا ہے اور موقع ملنے پر طاقت کے ذریعہ ان کو ختم کرنے کی بدترین تدبیریں بھی کی جاتی ہیں۔آزادی فکر کے سارے دعوے یہاں ختم ہو جاتے ہیں۔

انسانی حقوق کے سلسلے میں آج دنیا میں جو بہترین کوششیں ہو رہی ہیں اور اس کے ساتھ ان کی بدترین خلاف ورزی جس بڑے پیمانے پر ہو رہی ہے اس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔اس وقت پیش نظر یہ ہے کہ حقوق انسانی کے موضوع پر اسلامی فکر کو کسی قدر تفصیل سے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔یہ محض عقیدت و محبت یا جذباتی تعلق کا اظہار نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام نے جس وسعت اور گہرائی ،بصیرت اور غور وفکر سے اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے اس کی مثال کسی منشور اور کسی دستور میں نہیں پائی جاتی۔صاف محسوس ہوتا ہے کہ دنیا نے بہت سے معاملات میں جس طرح اسلام سے فیض اٹھایا ہے اسی طرح اس معاملہ میں بھی اس کی خوشہ چیں ہے۔البتہ اس کے اعتراف کی ہمت یا ظرف ابھی اسے حاصل نہیں ہے۔اسلامی فکر کا پورا تتبع نہ ہونے کی وجہ سے موجودہ ذہن افراط و تفریط اور بے اعتدالی کا شکار ہے۔ضرورت ہے کہ اس کی نشاندہی کی جائے اور اسلامی فکر میں جو اعتدال اور توازن پایا جاتا ہے اسے نمایاں کیا جائے۔

اسلام اس تصور کے خلاف ہے کہ انسان ایک طویل عرصہ تک ظلمت اور تاریکی میں رہا۔پھر آہستہ آہستہ اسے علم وفکر کی روشنی ملی۔اس کے نزدیک انسانِ اول بھی اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ساتھ اس زمین پر آباد ہوا۔اس کے بعد ہر دور میں اس کی ہدایت اور رہنمائی کا انتظام ہوتا رہا۔اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اسے حقوق اللہ اور حقوق العباد سے باخبر کرتے رہے۔انہوں نے ایک طرف یہ بتایا کہ انسان پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق عائد ہوتا ہے،دوسری طرف بندوں کے حقوق کی وضاحت کی۔ان کی تعلیمات میں خدائے واحد کی عبادت سے لے کر حسب حال نظام شریعت بھی رہا ہے۔ اگر انسان نے خدا کا حق ادا نہیں کیا تو اس پر انہوں نے تنقید کی۔شرک کو مٹایا اور توحید کو قائم کیا۔انسان نے انسان کے حقوق پر شب خون مارا تو اس کے خلاف بھی انہوں نے آواز اٹھائی،ظلم وانصاف کے خاتمہ اور عدل وانصاف کے قیام کے لیے ان کی مساعی جاری رہیں۔اللہ تعالیٰ نے انہیں اقتدار عطا کیا تو حق دار کو اس کا حق دلایا اور سماج میں

عدل وانصاف کو عملاً قائم کیا۔ انسان کی تاریخ کے ساتھ وحی ورسالت کی تاریخ جڑی ہوئی ہے۔ اس سے صرف نظر کر کے اس کا مطالعہ ناقص اور ادھورا ہوگا۔

اسلام نے انسان کو کیا حقوق دئے ہیں اور کس حد تک دیے ہیں اس کے تفصیلی مطالعہ سے پہلے خود انسان کے بارے میں اس کے نقطہ نظر کو سمجھنا ہوگا۔ اس لیے کہ یہ سارے حقوق اسی نقطہ نظر کے تابع ہیں۔ وہ اس کے فطری اور منطقی نتائج کے طور پر ابھرتے اور اسی کی بنیاد پر تفصیلی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اس لیے پہلے اس بات کی کوشش ہوگی کہ انسان کے بارے میں اسلام کے نقطہ نظر کی وضاحت ہوجائے، اس کے بعد اس کے حقوق کا ذکر ہوگا۔

۱۔ اسلام اس حقیقت کو پوری قوت کے ساتھ پیش کرتا ہے اور اس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔ زمین وآسمان اور یہاں کی ہر چیز اس کی پیدا کردہ اور اسی کی ملکیت ہے۔ اس میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہے۔ انسان اس زمین پر اس کا خلیفہ اور نائب ہے۔ (البقرہ: ۳۰)

اس کا کام اس کے احکام کی تعمیل اور ان کا نفاذ ہے۔ اسی میں اس کا امتحان ہے۔ اس حقیقت پر ایمان لانے اور اسے تسلیم کرنے سے سماجی زندگی میں زبردست انقلابی تبدیلی رونما ہوتی ہے وہ یہ کہ یہ دنیا اور اس کی ہر چھوٹی بڑی چیز پر سے کسی فرد واحد، خاندان یا ادارہ کی مطلق ملکیت اور اجارہ داری ختم ہوجاتی ہے انسان یہ مان کر زندگی گزارنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ اصل مالک وہی ہے۔ وہ اس کے استعمال میں اس کی مرضی اور اس کے احکام کا پابند ہے۔ اس میں آزادانہ تصرف اس کے لیے ناجائز ہے۔ یہاں جو شخص جس حیثیت میں ہے اسی حیثیت میں اس کا امتحان ہو رہا ہے۔

وھو الذی جعلکم خلٰئف الارض ورفع بعضکم فوق بعضٍ درجٰتٍ لّیبلوکم فی مآ اٰتکم ان ربك سریع العقاب وانه لغفور رحیم (الانعام: ۱۶۵)

وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کے مقابلہ میں بعض کے درجات بلند کیے، تاکہ تم کو ان چیزوں میں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں۔ بے شک تمہارا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ غفور ورحیم ہے۔

الذی خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً وھو العزیز الغفور (ملک: ۲)

وہ جس نے موت وحیات کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست اور بخشنے والا ہے۔

(جاری)

اسلام اور ماحولیاتی بحران

ڈاکٹر امین اللہ وشیر

بہت سی ترقیاتی مہمات کے باوجود بیسوی صدی کے پیدا کردہ مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ''ماحولیات'' بھی ہے۔ خصوصاً گزشتہ نصف صدی کے دوران کرۂ ارضی کو گندگی، زہر آلود دھوئیں، گرد و غبار اور طرح طرح کی کثافتوں نے، جو بڑی حد تک سائنس اور ان بے شمار ایجادات، نوبنو مہلک ہتھیاروں اور تیز رفتاری سے پھیلتے ہوئے مختلف النوع ذرائع مواصلات کا نتیجہ ہیں، اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے، دنیا بھر کے سائنس دان، دانشور اور سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگ نے اپنی خوبصورت دنیا کی نظافت و نفاست کی اس بربادی پر نوحہ کناں ہیں مگر کثافتیں ہیں کہ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔

اکیسویں صدی کی آمد آمد کے غلغلے اور حکومتوں کے محکمہ ماحولیات کی تشویش کے باوجود ارض حسن و جمال کی بقا کا کوئی موثر نسخہ نہیں مل رہا، بلکہ قرآن کے اس اعلان بلیغ کے مطابق کہ ظهر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس، سمندر، خشکی اور فضا سبھی پیچیدہ ماحولیاتی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آئندہ کچھ عرصے میں صرف انسانوں اور جانداروں کے لیے ہی نہیں بلکہ نباتات کے لیے بھی صاف اور کھلی ہوا کی عدم موجودگی میں سانس لینا دشوار ہو جائے گا اور پھر ایسا ہوگا کہ۔۔۔ وہ حبس ہے کہ لو کی دعا مانگتے ہیں لوگ۔

بعض سائنس دانوں کے نزدیک ماحولیات کی مکمل تباہی یعنی ان کی قیامت کے آنے میں صرف ایک سو برس مزید درکار ہوں گے بلکہ اگر آلودگی کی رفتار یہی رہی تو اس ''یوم جزا'' کے آنے میں صرف پچاس سال رہ گئے ہیں۔ اسی آلودگی کا نتیجہ ہے کہ دنیا کا درجہ حرارت روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے اور قطبین پر برف کی تہ خوفناک حد تک ہلکی ہو رہی ہے اور سمندری طوفانوں کا خطرہ بڑھ رہا ہے ایسے میں ضروری ہے کہ زمین اور اس کے گرد و نواح کو صاف ستھرا رکھنے اور اس کے مکینوں کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لیے سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جائے اور اس ''ٹائم بم'' کے پھٹنے سے پہلے ہی اس کا کوئی مؤثر تدارک کر لیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ ماحول کی آلودگی کا مسئلہ کیا محض دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی، ذرائع مواصلات، تیل اور پٹرول کے پیدا کردہ دھوئیں اور اس طرح کی دوسری، زمینی کثافتوں ہی کا مرہون منت ہے یا دین و مذہب کے احکام

اور اخلاق و کردار سے روگردانی کا بھی اس میں کچھ حصہ ہے؟ کیا مذاہب عالم کے ہاں بھی اس بیماری کا کوئی علاج موجود ہے؟ اور کیا اسلام جو ہر طرح کے شر و فساد اور برائی کے خاتمہ کا مبلغ و داعی ہے، اس سلسلے میں ہماری کوئی رہنمائی کرتا ہے؟

بیرسٹر اختر الدین احمد نے اپنی خوبصورت کتاب Islam and Environmental Crisis میں اس سوال کا جواب دینے کی مساعی جمیلہ کا اہتمام کیا ہے۔ وہ ماہرین ماحولیات کو مادی کثافتوں کی طرف سنجیدگی سے توجہ دینے کی ضرورت کا بھی احساس دلاتے ہیں۔ ان کے نزدیک نہایت پیچیدہ اور تیزی کے ساتھ پھیلتے ہوئے اس روگ کا علاج صرف اسلام کے پاس ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں یہودیت اور مسیحیت کے ساتھ مذہب زرتشت، بدھ مت، ہندومت اور سکھ مذہب کی تعلیمات کا جائزہ لیا ہے اور آخر میں حیاتیات و عمرانیات، انسانی آبادی، اس کے ماحول اور اس سے جنم لینے والے معاشرتی و ثقافتی مسائل پر اسلامی نقطہ نظر سے نہایت عمدہ انداز میں گفتگو کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن مجید میں کم از کم سوا سو ایسی آیات ہیں جو ماحول سے متعلق ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی اس سلسلے میں بے شمار حوالے ملتے ہیں۔

''اسلام اور ماحولیاتی بحران'' کی تالیف میں بیرسٹر اختر الدین احمد کو ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ کے دو فاضل ارکان ڈاکٹر مجید ہاشم، صدر شعبۂ ماحولیاتی سائنس اور ڈاکٹر غازی الحاکم کی عملی اعانت بھی حاصل رہی ہے۔ کتاب ماحولیات کے جملہ مسائل کا احاطہ کرتی ہے اور ''آلودگی'' کی عام اقسام۔۔۔طبعی نجاست، زہریلے مواد، کیمیائی گیسوں، زمینی آتش گیر مادے، معدنی اشیاء، پانی، ہوا، غلاظت، جنگلوں کی بے دریغ کٹائی اور شور و غل غرضیکہ ہر طرح کے ماحولیاتی جراثیم اور ان کے نقصانات کی نشان دہی کرتی ہے۔ اس میں زمین کی سرسبز و شادابی کو متاثر کرنے والے تمام عوامل۔۔۔تیزاب اور اوزون کرہ کے شگاف، نیوکلیائی کثافت اور صنعت سے پیدا شدہ پیچیدگیاں اور فضلے، دھوئیں کے کثیف بادلوں، جنگی ہتھیاروں اور دھماکوں بلکہ شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء اور غیر اخلاقی اعمال سے بھی بحث کی گئی ہے۔

''اسلام اور ماحولیاتی بحران'' دیباچے کے علاوہ حسب ذیل پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ ماحول، آلودگی، آلودگی کے اسباب، علمائے دین اور ماہرین فن، حرف آخر و سائنس، ٹیکنالوجی اور عقیدہ کتاب مفصل فہرست مآخذ اور تیرہ معلوماتی افزا ضمیموں سے بھی مزین ہے جن میں چارٹس کے ذریعے موضوع سے متعلق حقائق کی نشاندہی کی گئی ہے جن کے مطالعے سے مسئلے کی سنجیدگی اور بیماریوں کی پیچیدگی کا بخوبی احساس ہوتا ہے۔ ان پانچ ابواب کے تحت

حسب ذیل عنوانات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے جس سے اس فکر انگیز تصنیف کی افادیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ماحول کیا ہے؟ آلودگی کسے کہتے ہیں؟ ہم نجاستیں (مثلاً زہریلے کیمیائی اور گیسی مواد، متحجر ایندھن، طبعی اور نیوکلیائی مواد) پانی کی آلودگی (اس سلسلے میں انہوں نے بالخصوص فرخا بیراج بنگلہ دیش کا ذکر کیا ہے) اور سمندری قوانین، فضا کی آلودگی، زمینی آلودگی (جس میں جنگلوں کی بے پناہ کٹائی بھی شامل ہے) بے ہنگم شور شرابے کے تباہ کن اثرات، تیزابی بارش، اوزون منطقے میں شگاف، نیوکلیائی کثافتیں، بنجر اور غیر مزروعہ علاقہ، آلودگی کے بڑے بڑے اسباب، صنعت اور توانائی، جدید زراعت میں مستعمل زہریلی دوائیں اور کھادیں، بے انداز کوڑا کرکٹ، سیر و سیاحت، جنگ اور جنگی جرائم، تمباکو نوشی، شراب اور نشہ آور اشیاء، آبادی میں بے پناہ اضافہ، غیر اخلاقی اعمال، سب دینی علماء اور تکنیکی اصول ونظریے کے ماہرین، یہودیت، عیسائیت، آتش پرست، بدھ مت، ہندومت اور سکھ ازم، سائنس اور ٹیکنالوجی، اخلاقی اور تکنیکی وحدت اسلام کی ماحولیاتی ہدایات، نتائج فکر، سائنس اور ٹیکنالوجی اور عقیدہ، بین الاقوامی قانون، اسلام کے معیاری ضوابط۔

مصنف کے نزدیک اس مسئلے کے سلسلے میں کچھ بنیادی سوالات کا سامنا کرنا ہوگا اور یہ دیکھنا ہوگا کہ انسانی زندگی کا مقصد اور تخلیق کائنات کا مدعا کیا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا سنوارنے اور اسے حسن وخوبی سے متصف رکھنے کی ذمہ داری انسان پر عائد کی گئی ہے اور اسی لیے کائنات کے تمام ذرائع اور وسائل اس کی تحویل میں دیے گئے ہیں۔ چونکہ یہ ذمے داری اللہ تعالیٰ نے خود اس کے سپرد کی تھی، لہٰذا کائنات کے مسائل کے حل کے لیے رہنمائی اور ہدایت بھی خالق کائنات کے احکام ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اس لیے جسم اور خارج کے علاوہ روح اور باطن کی پاکیزگی بھی لازم ٹھہرتی ہے، لہٰذا اسلام کے ماننے والوں کو اپنے عمل وفعل کے ذریعے دنیا پر اس حقیقت کو آشکار کرنا ہوگا کہ اسلام محض چند مذہبی رسوم کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کے طبعی نتیجے کے طور پر ماحول کی خوبصورتی اور نفاست اور نظافت کی ذمہ داری بھی اپنے ماننے والوں پر عائد کرتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ دین فطرت ہونے کی حیثیت سے اسلام ہر طرح کی کرپشن ۔۔۔ فتنہ فساد، تخریب کاری، بدی، بدچلنی، بداطواری، بداخلاقی، گندگی، نجاست، بگاڑ اور ہلاکت خیزی کا مخالف ہے اور ان سب کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا قائل، مگر اس دنیا میں اکیلے انسان ہی تو نہیں بستے یہاں طرح طرح کے جاندار ہیں۔ شجر وحجر بھی ہیں اور ماحول ان سب کے مجموعے کا نام ہے۔ توحید اور ربوبیت الٰہ کا مظاہرہ ومشاہدہ ہر جگہ ہونا چاہیے۔ اور رب کائنات کی

جملہ تخلیقات کو شروفساد سے محفوظ رکھنے کے مؤثر ذرائع اختیار کیے جانے چاہئیں۔

کتاب کے چند اقتباسات

مغرب کے لوگ اپنے نئے ہزار سالہ دور اور اکیسویں صدی کے آغاز کا انتظار کررہے ہیں۔مگر ان کے سائنس دانوں اور ماہرین ماحولیات کو ماحول کے بگاڑ میں انسانی بدعنوانیوں کا پتہ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے ہی چلا ہے اور وہ حیران اور ششدر رہ گئے ہیں۔ ماحول شناسی کا یہ آغاز جنگلات کے تحفظ، قدرتی وسائل کی نگرانی اور پودوں کی طبقہ بندی کے نتیجے میں ہوا۔انہیں احساس ہوا کہ ہماری اپنی انسانی کارگزاریوں کے طفیل کرۂ ارض کے ماحول کا توازن شکست وریخت کے دہانے پر پہنچ گیا ہے، اگر بنی نوع انسان کے اپنے اعمال وکردار اور اچھے اور بُرے اعمال کا صحیح صحیح جائزہ نہ لیا تو تیزی کے ساتھ بڑھتے ہوئے اس طوفان کے نتیجے میں، تباہی وبربادی کا آخری دن آنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

☆☆☆☆

ماحولیاتی آلودگی نہایت وسعت پذیر ہے۔وہ ہمارے پورے کرۂ ارضی کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے، مگر مسئلے کی ہمہ گیری کے باوجود اور ماحول کے تحفظ پر لمبے چوڑے بحث مباحثوں اور تحقیقات کے باوصف ابھی تک اس کے وجود اور اسباب پر کماحقہ توجہ نہیں دی گئی اور اس بنیادی حقیقت کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے کہ تمام اشیاء اور موجودات بشمول انسان بلکہ زمین اور دیگر تمام سیارے اور پوری کائنات ''کسی'' کے پیدا کردہ ہیں۔سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت اپنی جگہ مگر پیدا کرنے والے کے احکام وہدایات کی بجا آوری بھی لازم ہے، لہٰذا سائنس دانوں کو جن کی اکثریت کسی نہ کسی مذہب سے وابستہ ہے اور بہرحال لامذہب نہیں، عام انسانوں کے فائدے کے لیے لازماً دین ومذہب کی طرف توجہ دینا ہوگی' آسمانی وحی اور بالخصوص اسلام کی پاکیزہ ہدایات میں اس عالمگیر مسئلے کے حل کا مفید سرمایہ موجود ہے۔

مختلف مذاہب کی تعلیمات کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ ماحول اور ماحول کو متاثر کرنے والے اسباب کے بارے میں اسلام نہایت قابل عمل قوانین واحکام پر زور دیتا ہے۔سمندر کا پانی ہو یا بارش، زمین ہو یا اس کی زرعی پیداوار اشیاء خورد ونوش، جانور ہوں یا پرندے، فضا ہو یا ہوا، صفائی ستھرائی کا معاملہ ہو یا صحت وتندرستی کا، سورج کی بات ہو یا چاند ستاروں کی، زمین کی سرسبزی وشادابی ہو یا اس کے اندر چھپے ہوئے معدنیات کی۔۔۔شریعت اسلامی میں ان کے استعمال، ان کے تحفظ اور انہیں ترقی دینے کے بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں۔

☆☆☆☆

قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کائنات اور اس میں موجود جملہ مخلوقات کے بارے میں

ایک خوبصورت توازن اور معیار قائم رکھنے کے ارشادات ملتے ہیں۔اور یہ سب کچھ اس ''خلافت اور امانت'' کا ایک اہم جزو ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم انسانوں کو عطا کر رکھی ہے اسلام امن وسلامتی کا علمبردار ہے اور اس کے لیے ہم اس وسیع کائنات میں ایک محفوظ و مامون مطلع اور کرے کے محتاج ہیں۔پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور سچا پیغام ساری انسانیت کو وحدت' امن وسلامتی اور ترقی وخوشحالی کی ضمانت دے سکتا ہے۔

☆☆☆☆

اسلامی تعلیمات کی رو سے اس کرۂ ارض پر انسان کا قیام ایک عارضی قیام ہے۔جس کا مقصد اس زندگی کے بعد آنے والی زیادہ حسین وجمیل اور مستقل زندگی کی تیاری کرنا ہے۔انسان صرف جسم کا نام نہیں بلکہ اس کی ایک روح بھی ہے لہٰذا ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اسلام اس سیاق وسباق میں ''ماحول'' کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے۔اللہ کریم نے کائنات کے قیام کے لیے بعض واضح قوانین وضع کر رکھے ہیں جن میں توازن وتناسب اہم ترین اصول ہے۔راست روی ہی نظم کائنات کی ضامن ہے۔

☆☆☆☆

سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا مگر انہیں مولا اور آقا کا درجہ نہیں دیا جانا چاہیے۔وہ محض انسان کی ترقی اور خوشحالی کے لیے آلات کار ہیں۔اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے ماحول کو بہر طور لطیف ونفیس رکھے، پاکیزگی اور ستھرائی اس کی زندگی کا لازمہ ہے۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ماحول کو گندہ اور آلودہ نہیں ہونے دے گا۔اور احکام الٰہی کا امانت دار ہونے کی حیثیت سے سارے موجودات کی خاطر خواہ محافظت کے لیے آمادہ عمل رہے گا۔

گہرے مطالعے اور مفید معلومات کی حامل یہ کتاب جسے ڈی لکس پرنٹرز لندن نے طبع کیا۔درج ذیل پتے سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

Faha Publishers(Ltd) Wynne Road 1 London sw9,OBB UK

ہم ہر خوش ذوق انسان کو اس کے مطالعے کی سفارش کرتے ہیں یہ کتاب اس قابل ہے کہ پاکستان کا کوئی ادارہ اس کا اردو ترجمہ شائع کرے تا کہ ہماری قومی زبان میں ''ماحولیات'' کے بارے میں عمدہ مواد میسر آسکے۔

نوٹ: یہ مضمون حکیم محمد طارق محمود چغتائی کی کتاب تعلیمات نبوی اور جدید سائنس سے ماخوذ ہے (ایڈیٹر)

محنت کشوں کے حقوق وفرائض

علامہ حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
تسہیل وتخریج: ڈاکٹر نور محمد غفازی

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:قال اللہ عزوجل:ثلثۃ أنا خصمھم یوم القیامۃ ومن کنت خصمہ خصمتہ (الی) و رجل استاجرا أجیرا استوفی منہ ولم یوفہ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تین قسم کے انسان ایسے ہیں جن سے میں قیامت کے دن جھگڑوں گا اور جس سے میں جھگڑوں گا اس کو مغلوب ومقہور کر کے ہی چھوڑوں گا، ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو مزدور سے کام تو پوری طرح لیتا ہے مگر اس کے مناسب اس کی اجرت نہیں دیتا۔

اس اجرت سے سرمایہ کرنے اور یوں اجرت کے مال کو بڑھنے اور اس کی آمد اور مطالبہ پر آجر کا اجرت کو اس کے اضافہ اور منافع جات کے ساتھ واپس کرنے کو ایک بہت بڑا کارخیر، دعاؤں کے قبول ہونے کا ذریعہ اور بلاؤں اور مصائب کے دور ہونے کا وسیلہ بنایا گیا ہے۔

حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ تین آدمی سفر پر تھے راستہ میں بادوباراں نے انہیں آن گھیرا، انہوں نے ایک پہاڑ تنگ غار میں پناہ لی۔ ہوا کے تھپیڑوں نے پہاڑ سے ایک پتھر گرایا جو اس غار کے منہ پر آگرا اور وہ غار میں بند ہو گئے، تینوں نے اپنے نیک اعمال جو صرف کریم اللہ کی رضا کے لیے کیے تھے ان اعمال کو یاد کر کے دعائیں کیں، پہلے نے رات بھر جاگ کر والدین کو دودھ پلانے، مگر ان کے بے آرامی سے بچانے کے لیے نہ جگانے مگر خود بیداری کی تکلیف اٹھانے کا وسیلہ بنا کر دعا کی، اور ایک حصہ پتھر کا ہٹ گیا۔ دوسرے نے بڑی محنت سے دور سے ایک حسین وجمیل عورت کو برائی کے لیے آمادہ کیا مگر اس کے صرف اتنا کہنے پر باز رہا کہ: اللہ کریم سے ڈر میں نے گناہ سے باز

رہنے کو وسیلہ بنا کر دعا کی اور پتھر کا دوسرا حصہ بھی غار کے منہ سے ہٹ گیا۔اب تیسرے نے کون سے عمل کو ذریعہ بنایا کہ سارا پتھر ہٹ گیا۔ وہ مزدور کی مزدوری کی ادائیگی کے بارے میں ہے۔ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:

''اور تیسرے نے (اللہ کریم سے دعا کرتے ہوئے) عرض کیا: اللہ کریم! میں نے مزدوروں کو اجرت پر رکھا، میں نے ان سب کی مزدوری ادا کردی مگر ان میں ایک (کسی وجہ سے) اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کی رقم کو سرمایہ کاری میں لگا دیا اور اس سے بہت سارے مال بڑھ گئے، وہ ایک زمانہ کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کریم کے بندے! میری اجرت مجھے ادا کردو۔ میں نے کہا: یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے سارا تیری مزدوری (کا بڑھا ہوا مال) ہے، یہ اونٹ، یہ گائیں بیل، یہ بکریاں بھیڑیں اور یہ غلام (سب تمہارے ہیں) اس نے (تعجب سے) کہا: اللہ کریم کے بندے! مجھ سے مزاح نہ کر۔ میں نے کہا: میں تجھ سے مزاح نہیں کر رہا۔لہٰذا وہ سارے کا سارا لے گیا اور اس نے (میرے پاس) کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ کریم! اگر میں نے یہ سب کچھ محض تیری رضا کے لیے کیا تو ہمیں اس مشکل سے نکال دے، جس میں ہم پھنسے ہوئے ہیں۔ پتھر ہٹ گیا اور وہ پاؤں چلتے باہر آگئے۔(سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم (ریاض الصالحین)

آپ نے اندازہ فرمالیا ہوگا کہ اللہ کریم کے ہاں اس کمزور طبقہ مزدوروں کی کس قدر عظمت واہمیت ہے کہ ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنے والے کے ذریعہ اللہ کریم محیر العقول کرامات ظاہر فرماتے ہیں، دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں اور مشکل گھاٹیوں سے نکال دیتے ہیں۔

(امام ابن حزم رحمہ اللہ مزدور سے کام (جسمانی یا ذہنی) لینے کا ایک حکیمانہ اصول بتاتے ہیں):

وليستعملهما فيما يحسانه ويطيقانه بلا اضرار بهما

ترجمہ: کام لینے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ (آزاد ہو یا غلام) دونوں قسم کے اجیروں سے اس حد تک کام لے کہ وہ اچھی طرح کام انجام دے سکیں اور بقدرِ طاقت کام لینا چاہیے اور یہ نہ ہو کہ ان کو اتنی محنت کرنی پڑے کہ ان کی صحت وغیرہ کو نقصان پہنچے۔

اجرت معین کیے بغیر کام لینا

سرمایہ دار کی چالوں میں سے تیسری چال یہ ہے کہ مزدور کی اجرت معین نہ کرے اور اس کی غربت سے فائدہ اٹھا کر یونہی کام پر لگائے اور کام مکمل کرانے کے بعد جو اجرت چاہے دے دے۔ اسلام نے اس کو بھی ناپسند اور ناجائز کہا ہے اور ایسے معاملہ کو خیانت سے تعبیر کیا ہے۔

عن أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه :أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن استئجار الأجير حتى يبين له أجره

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کہ مزدور اور اجیر کو اس کی اجرت طے کیے بغیر کام پر لگالیا جائے۔

ادائیگی اجرت میں بلاوجہ تاخیر

چوتھی چال یہ ہے کہ حقِ محنت تو مقرر کر دیا جائے لیکن ادائیگی میں من مانی رکاوٹ پریشان کن ترکیبیں اور جبر و ظلم کے طریقے اختیار کیے جائیں اور مزدور کو وقت پر اس کے معمولی حقِ محنت سے بھی فائدہ اٹھانے کا موقع نہ دیا جائے۔

اسلام نے اس کا بھی سد باب کیا ہے اور ایسا کرنے کو بد معاملگی ''ظلم'' اور بڑا گناہ قرار دیا ہے اور وہ اپنے اقتصادی نظام میں ایک لحہ کے لیے بھی سرمایہ دار کے اس ظلم سے درگزر نہیں کرنا چاہتا۔

عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: مطل الغنى ظلم

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کا مالداری کے باوجود دوسرے کے ادائے حق میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :اعطا الأجير أجره قبل ان يجف عرقه

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزدور کی مزدوری اس کے پسینے کے خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

مزدور کا حق تلف کرنے کے لیے بہانہ سازی

پانچویں چال یہ ہے کہ ''مزدور'' کے حق تلف کرنے اور بہانہ سازی سے ''سرمایہ داری'' کو فروغ دینے

کے لیے مزدور پر کام خراب کردینے کا الزام لگا کر دیے ہوئے چند ٹکے بھی جرمانہ کے نام سے واپس لے لیے جائیں، گوا اپنے خیال کے مطابق ظالم سرمایہ دار اپنے نقصان کا تاوان ''انصاف'' کے نام سے وصول کرتے ہیں۔

اسلام نے اس کو بھی افراط وتفریط سے الگ اعتدال کی حالت پر لانے کی کوشش کی ہے اور عدل وانصاف کے صحیح اصول پر یہ فیصلہ کیا ہے:

''اور اجیر مشترک ہو یا خاص یا کاریگر ہو اس پر مال میں نقصان ہو جانے یا ہلاک ہو جانے سے کوئی تاوان نہیں آتا تاوقتیکہ اس کا ارادی قصور یا ضائع کر دینا ثابت نہ ہو۔ اور ان تمام امور میں جب تک اس کے خلاف گواہ موجود نہ ہوں اسی اجیر کا قول معتبر ہے قسم کے ساتھ''۔

اور ان تصریحات کے بعد اسلام اپنے اقتصادی نظام میں مزدوروں اور پیشہ وروں کو بھی ارباب رأس المال کے ساتھ زیادتی اور بے جا ظلم کرنے سے روکتا ہے اور نہیں چاہتا کہ ایک طرف سے افراط اور دوسری طرف سے تفریط ہو۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: خیر الکسب کسب العامل اذا نصح

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین کمائی مزدور کی کمائی ہے۔ بشرطیکہ وہ خیر خواہی اور بھلائی کے ساتھ کام والے کا کام انجام دے۔ (اگر مزدور، مالک سے زیادہ مزدوری طلب کرے گا یا اس کو ناواقف سمجھ کر کام چوری کرے گا یا وقت ضائع کرے گا یا اس کا مال برباد کرے گا یا مزدوری کے اوقات میں مالک سے چھپ کر کوئی اور کام کرے گا تو ان صورتوں میں اس کی مزدوری حرام ہو جائے گی)۔

ان تمام احکام عدل وانصاف کے بعد وہ مستاجروں اور اجیروں دونوں کے لیے ایک عام قانون بیان کر کے میزان عدل کو مساوی رکھنے کی سعی کرتا ہے، شرعۃ الاسلام میں ہے:

''اسلام کی سنت یہ ہے کہ لوگوں (اجیر ومستاجر، بائع ومشتری وغیرہ) کو آپس میں مہربانی رحم اور باہم یک ودیگر خیر خواہی کے ساتھ معاملات کرنے چاہئیں اور وہ یہ کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، یعنی معاملات میں صرف اپنے فائدہ ہی کا پہلو پیش نظر نہ ہو بلکہ فریق ثانی کا بھی خیال رہے۔

یومِ تکبیر

28 مئی 1998ء

لیفٹیننٹ کرنل (ر) میاں محمد جمیل اطہر

ایٹم بم بنا کے ہم نے، دنیا کو دکھلایا ہے
اوجِ فلک پر ہم نے اپنا، پرچم اب لہرایا ہے

ایک کرشمہ قوم نے دیکھا، چاغی کے کہساروں میں
سُن کے اوپر تلے دھماکے، ہر دشمن گھبرایا ہے

غوری اور شاہین چلا کے، دشمن کو پیغام دیا
ایٹم کے میدان میں ہم نے، لوہا اب منوایا ہے

حیدر کی تلوار کے وارث، طارق کی یلغار ہیں ہم
ایٹم کے معماروں میں، نام اپنا لکھوایا ہے

ہاتھوں میں قرآن اٹھائے، سینوں میں ایمان چھپائے
حق کے اونچے نعروں میں، آگے قدم بڑھایا ہے

محسنِ ملت حافظِ ملت، جس نے بم بنایا ہے
ناز ہے ساری قوم کو اس پہ، قوم کا وہ سرمایہ ہے

توڑیں گے کشکول کو ہم، ہاتھ نہ اَب پھیلائیں گے
درسِ خودی اقبال نے ساری، قوم کو اب سکھلایا ہے

ہر فرد ہماری مِلت کا، مردِ مجاہد غازی ہے
اعزاز خدا کے فضل سے اطہرؔ، قوم نے یہ اب پایا ہے

اطلاعات انجمن

مرتب: تاج محمد جان

انجمن فیض الاسلام کا یوم تاسیس و یوم اقبال

مشترکہ تقریب سے ڈاکٹر جمال ناصر، پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد اور دیگر کا خطاب

مصور پاکستان، شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے یوم وفات اور انجمن فیض الاسلام کے یوم تاسیس کی مشترکہ تقریب مورخہ 25 اپریل 2024 کو راجا غلام قادر ہال میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی پنجاب کے سابق وزیر اور معروف سماجی کارکن ڈاکٹر جمال ناصر تھے۔ انجمن کے صدر اور معروف تاریخ دان پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے صدارت کی جبکہ اس موقع پر سینئر نائب صدر محترمہ اظہار فاطمہ، جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر، فنانس سیکریٹری راجا صابر حسین، پروفیسر نیاز عرفان، لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)، صلاح الدین رفاعی، نعیم اکرم قریشی، جائنٹ سیکریٹری طاہر ضیاء، سیکریٹری نشر و اشاعت محمد بدر منیر، اسد محمود ستی، انجمن کے دیگر عہدیداران، تعلیمی اداروں کے سربراہان، اساتذہ کرام اور طلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔ سکول طلبہ نے تقریب کے عنوان کی مناسبت سے سٹیج پر سر کہانیاں، ملی نغمے اور تقاریر پیش کیں جنہیں حاضرین نے بے حد سراہا۔ قبل ازیں جب مہمان خصوصی ڈاکٹر جمال ناصر تشریف لائے تو انجمن کے بچوں نے انہیں گلدستے پیش کئے اور صدر انجمن کے علاوہ دیگر عہدیداروں نے انہیں خوش آمدید کہا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جمال ناصر نے مصور پاکستان ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ پاکستان کی تصور اور وجود اقبال کی فکر کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور لازم ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اقبالی فکر سے کما حقہ آگاہ کریں۔ اقبال نے جس عمل پیہم کی تعلیم دی اس کی جھلک ہماری بالخصوص نوجوان نسل کی زندگی میں عملی طور پر ملنی چاہیے جس کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ کرام اور والدین اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اقبالؒ کی فکر کی روشنی میں کریں۔ اقبال کا خودی کا فلسفہ ہماری دینی، ملی اور ذاتی و اجتماعی زندگی کو منضبط کرنے کا

ذریعہ ہے۔ ڈاکٹر جمال ناصر نے انجمن فیض الاسلام کی شاندار اور روشن و تابندہ خدمات کا ذکر کرتے ہوئے انجمن کے موسیسین کو بھی خراج عقیدت اور داد وتحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح معاشرے کے یتیم ولا وارث بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بندوبست انجمن فیض الاسلام میں کیا جاتا ہے وہ بہت بے مثال ہے۔ اس موقع پر صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر جمال ناصر اور دوسرے مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انجمن کی مختصر تاریخ بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ انجمن فیض الاسلام قائداعظم محمد علی جناحؒ اور اقبالؒ کی فکر و دانش اور تعلیمات کا امین ہے۔ ہمارے ان اسلاف نے اسلام کی سنہری تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے تصور پاکستان سے لے کر قیام پاکستان تک بے داغ اور بے مثال جدوجہد کی جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں سوائے ریاست مدینہ کے کہیں نہیں ملتی۔ ہمارے تمام تعلیمی اداروں میں قومی مشاہیر کے ایام پورے تزک و احتشام اور اہتمام کے ساتھ منائے جاتے ہیں اور بچوں کی تعلیم و تربیت میں ان اسلاف کی زندگیوں کے بارے میں طلبہ کو پوری طرح آگاہ کرنا ہمارا طرہ امتیاز ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے افکار بیان کرتے ہوئے اساتذہ کرام اور بچوں سے کہا کہ وہ ان پر عمل کریں۔ اس موقع پر دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا اور علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کی زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اقبال راز نہاں ہستی کی جھلک دکھا کر ہمارے خانہ دل کو منور کرتا ہے۔ اقبال کی شاعری قرآنی تعلیمات کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے انجمن فیض الاسلام کی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا تقریب کے آخر میں انجمن کے فنانس سیکریٹری راجا صابر حسین نے اجتماعی دعا کروائی۔

ہنر مندیوں کے فروغ میں ملائشیا انجمن فیض الاسلام کی مہارت سے بھی استفادہ کریگا۔

ملائشیا کے سفیر اظہر مذلان کا انجمن فیض الاسلام دورے کے موقع پر خطاب۔

پاکستان میں تعینات ملائشیا کے سفیر اظہر مذلان نے کہا ہے کہ پاکستان اور ملائشیا کی حکومتوں کے مابین نوجوان نسل کو جدید ٹیکنیکل علوم سکھانے کے لیے ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کرنے کا معاہدہ زیر غور ہے جس کی تکمیل پر ہم اس شعبے میں انجمن فیض الاسلام کی مہارت اور صلاحیتوں سے ملائشیا میں استفادہ کریں گے۔ و منگل کے روز انجمن فیض الاسلام ''اپنا گھر'' کے بچوں میں تحائف تقسیم کرنے کی خصوصی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ ملائشین سفیر کے ہمراہ ان کی اہلیہ محترمہ عملیا آمنی اور ملائشیا ایمبیسی کے سٹاف ممبران بھی موجود تھے۔ صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد، جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر اور انجمن کے دیگر ممبران نے ملائشیاء کے سفیر

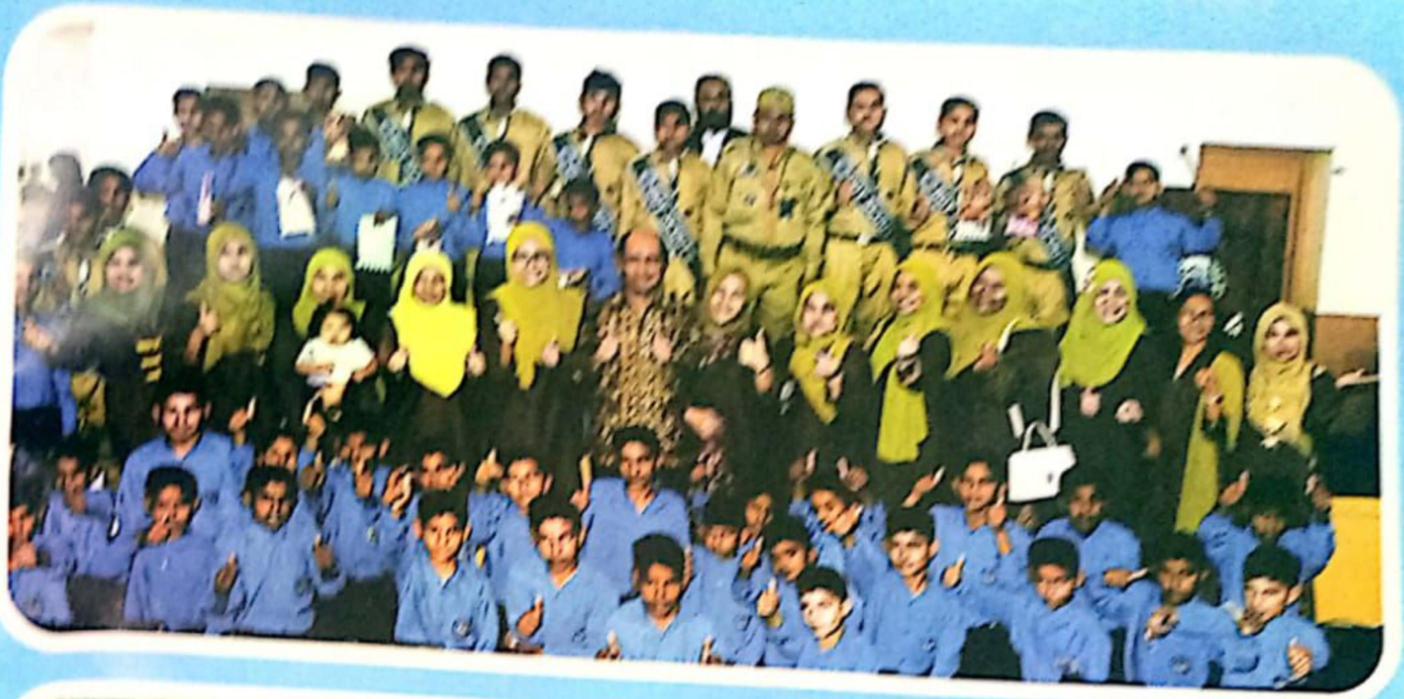

اوران کے ہمراہ سٹاف ممبران کا استقبال کیا۔اظہر مذلان نے کہا کہ انہیں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کے قائم کردہ اس یتیم پروراداراے میں آ کر دلی سکون ملا ہے۔انہوں نے کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر بھی خوشی ہوئی کہ بانی پاکستان کے راہنماء اصولوں ایمان،اتحاداور تنظیم پراس ادارے میں پوری طرح عمل کیا جارہا ہے۔انہوں نے انجمن کے اپنا گھر میں یتیم بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ والد گرامی کے وفات پا جانے کے بعد دنیا میں تشریف لائے اور پھر بچپن میں ہی ان کی والدہ ماجدہ کا سایہ بھی ان کے سر سے اٹھ گیا۔انہوں نے کہا کہ یتیم ہونا ایک محرومی کا احساس ضرور ہے مگر دینی اور دنیاوی اعتبار سے پختہ اور باعمل شخصیت بننے میں یہ محرومی رکاوٹ نہیں بنی چاہیے۔انہوں نے انجمن کو خراج تحسین پیش کیا کہ وہ یتیم،لاوارث اور غریب بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کررہا ہے۔ یہاں بچوں کو قرآن پاک سکھانے کے علاوہ ان کوصوم وصلاۃ کا بھی پابند بنایا جارہا ہے۔صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے مہمانوں کو انجمن کی تاریخ سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ 1947ء میں قائداعظم محمد علی جناحؒ کے حکم پر ایک چھوٹے سے کرائے کے کمرے میں بنگال سے لائے گئے 30 بچوں کی پرورش سے آغاز کرنے والا انجمن فیض الاسلام اب تناور درخت بن چکا ہے جس کے چھ مراکز پورے راولپنڈی ضلع میں کام کررہے ہیں۔انہوں نے ملائشین سفیر اوران کے ہمراہ دورہ کرنے والے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر نے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ملائشین سفیر،ان کے سٹاف ممبران اور تمام ملائشین عوام کی بہت قدر کرتے ہیں اور دونوں برادر اسلامی ملکوں کے مابین عوامی سطح پر رابطے قائم کرنے پر اظہر مذلان کے شکر گزار ہیں۔بچوں میں تحائف تقسیم کئے گئے اور سفیر محترم نے انجمن کو ایمبیسی کی جانب سے نقد عطیہ بھی دیا۔بعدازاں اظہر مذلان،ان کی اہلیہ محترمہ اور ایمبیسی کے سٹاف ممبران نے بچوں کی رہائش گاہوں،ڈائننگ ہال،روٹی پلانٹ گرلز اور بوائز سکول اور ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا تفصیلی دورہ کیا۔پرنسپل شبیر احمد ستی،مسز نسیم نازنین اور زین العابدین نے مہمانوں کو اپنے تعلیمی اداروں کے حوالے سے بریف کیا۔ملائشیا کے سفیر نے مہمانوں کی کتاب میں اپنے تاثرات بھی درج کئے۔

عیدالفطر کے موقع پر ڈاکٹر جمال ناصر اور رانا محمد شاہد ڈویژنل ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر و بیت المال کا دورہ اور انجمن فیض الاسلام میں بڑا کھانا

عیدالفطر کے موقع پر پنجاب کے سابق وزیر ڈاکٹر جمال ناصر اور رانا محمد شاہد ڈویژنل ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر و بیت المال نے انجمن فیض الاسلام کا خصوصی دورہ کیا اور بچوں کے ساتھ عید کی خوشیوں میں شریک ہوئے۔ڈاکٹر جمال

ناصر اور رانا محمد شاہد نے اس موقع پر بچوں میں نقد عیدی بھی تقسیم کی اور بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزارا۔انہوں نے کہا کہ انجمن فیض الاسلام کے بچوں کے ساتھ مل کر ہمیشہ دلی خوشی ہوتی ہے مگر عید کے خوشیوں بھرے تہوار کے موقع پر ان بچوں سے ملنے کا الگ ہی مزہ اور خوشی ہوتی ہے۔یہ ہمارے اپنے بچے ہیں اور ان کے ساتھ عید کے کچھ لمحات گزارنے کا مقصد انہیں یہ احساس دلانا ہوتا ہے کہ وہ اکیلے نہیں۔صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد اور انجمن کے دیگر عہدیدار بھی اس موقع پر موجود تھے جنہوں نے بچوں کو عید کی مبارکباد دی اور انہیں گلے لگایا۔بعد ازاں انجمن کے ڈائننگ ہال میں بچوں کے لیے بڑے کھانے کا اہتمام کیا گیا جس میں انجمن کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد، سنئیر نائب صدر محترمہ اظہار فاطمہ، جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر، فنانس سیکریٹری راجا صابر حسین، سیکریٹری نشرو اشاعت محمد بدر منیر، ڈائریکٹر منارہ کیمپس لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)، محمد عرفان صدیق میاں، میاں شبیر انور، صلاح الدین رفاعی، سید شبیر حسین شاہ، ملک نعیم امجد، میڈیا ایڈوائزر تاج محمد جان اور دیگر عہدیداروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔انجمن کے عہدیدار بچوں سے گھل مل گئے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔اس موقع پر بچوں میں نقد عیدی بھی تقسیم کی گئی۔

کمسن بچوں کا پہلا روزہ

انجمن فیض الاسلام کے سیکریٹری نشرواشاعت محمد بدر منیر کے پوتے اور پوتی 6 سالہ ربیعہ منیر اور 7 سالہ عبدالنافع منیر نے چھوٹی عمر میں اپنا پہلا روزہ رکھا۔یوں رمضان المبارک کے مہینے میں روزے کی سعادت حاصل کرنے والوں میں یہ دو معصوم بچے بھی شامل ہو گئے ہیں۔دونوں بچے روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ پانچ وقت نماز ادائیگی بھی کرتے ہیں۔محمد بدر منیر نے بتایا کہ ان کے بچوں نے خصوصی دلچسپی اور پورے خشوع وخضوع کے ساتھ روزہ رکھا جو ہم سب کے لیے ایک مثال ہے۔ربیعہ منیر اور عبدالنافع منیر کا کہنا تھا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھا اور روزہ کھولتے وقت انہوں نے پوری قوم اور ملک کی فلاح وبہتری کی دعا بھی کی۔

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں
(اقبالؔ)

﴿توشۂ آخرت﴾

جولوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔اُن کے مال کی مثال ایسی ہے۔جیسے ایک دانہ، کہ اس سے سات بالیاں اُگیں۔اور ہر ہر بالی کے اندر سوسو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے افزونی دیتا رہتا ہے۔اللہ بڑا وسعت اور بڑا علم والا ہے۔ (سورۃ البقرہ:۲۶۱)

☆

☆ انجمن کے مرکزی دفتر (ٹرنک بازار) اور فیض آباد کمپلیکس کی برانچوں میں موصول ہونے والے عطیات کی فہرست۔

اس شمارے میں جس ماہ کے عطیات کی فہرست شائع ہو رہی ہے۔اگر آپ نے اسی ماہ میں عطیہ دیا ہو تو اپنی رسید نمبر کے مطابق جس جگہ اور جس تاریخ کو عطیہ دیا ہو وہیں تلاش کیجئے۔

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ مارچ 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
24/3/24	956	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	957	محمد انعام صاحب	//	11000
//	958	افتخار حسین صاحب	//	5000
//	959	شاہ وحید صاحبہ	//	10000
//	960	منسوخ	-	-
//	961	ڈاکٹر عالیہ اسلام صاحبہ	راولپنڈی	100000
//	962	محمد قدیر عالم صاحب	//	2250
//	963	مختار صاحب	//	100
//	964	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
25/3/24	965	فروختگی خشک روٹی	راولپنڈی	150
//	966	محمد صغیر شفیق صاحب	//	15000
//	967	حافظ الیکٹرونکس	//	5000
//	968	اُمّ لال صاحبہ	//	5000
//	969	شاکر اختر قریشی صاحب	//	5000
//	970	نرگس میر بیٹی خواجہ بہاؤالدین	//	15000
//	971	انجینئر محمد صدیق خان صاحب	//	30000
//	972	نذیر علی صاحب	//	3000
//	973	اقتداء بٹ صاحب	//	5000
//	974	حافظ عتیق الرحمان صاحب	//	1200
//	975	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	3101	خالد رشید صاحب	راولپنڈی	2000
//	3102	ایس۔ایم ریاض صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
25/3/24	3103	اظہر ڈرائی فروٹ	راولپنڈی	1000
//	3104	چوہدری شعیب صاحب	//	1000
//	3105	پنجاب کمیشن شاپ	//	1000
//	3106	الفرید ٹریڈرز	//	1000
//	3107	خالد صاحب	//	1000
//	3108	حاجی نصراللہ صاحب	//	1000
//	3109	ایس ایم شفیع صاحب	//	1000
//	3110	ایشیا ٹریڈرز	//	2000
//	3111	محمد نعیم صاحب	//	500
//	3112	شوکت ٹریڈرز	//	1000
//	3113	نیک دل مسلمان	//	700
//	3114	عبدالعزیز صاحب	//	2000
//	3115	حاجی یوسف صاحب	//	1000
//	3116	جمشید شکور صاحب	//	1000
//	3117	شیخ عبدالعلیم صاحب	//	500
//	3118	پنجاب ٹریڈرز	//	1000
//	3119	رہبر ٹریڈرز	//	200
//	3120	بلال صاحب	//	200
//	3121	عطا محمد شاہ صاحب	//	1000
//	3122	شعیب صاحب	//	2000
//	3123	لالہ رفیق صاحب	//	500
//	3124	بندہ خدا	//	200
//	3125	گل ٹریڈرز	//	1000
//	3126	راجا رشید صاحب	//	500
//	3127	پراچہ کارپوریشن	//	1000
//	3128	تابندہ مشینری	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
2[illegible]مارچ24	3129	حسین پلائی ووڈ	راولپنڈی	500
//	3130	افتخار صاحب	//	100
//	3131	مشتاق احمد صاحب	//	500
//	3132	شعیب شیخ صاحب	//	1000
//	3133	مدینہ کیپ	//	100
//	3134	نعیم صدیقی صاحب	//	100
//	3135	ظفر کلاتھ	//	100
//	3136	دین فیبرکس	//	300
//	3137	عابد کلاتھ	//	300
//	3138	برٹش شوز	//	200
//	3139	ماجد صاحب	//	200
//	3140	محمد رمضان صاحب	//	300
//	3141	محسن بلال صاحب	//	500
//	3142	عمران صاحب	//	500
//	3143	حسن صاحب	//	500
//	3144	رئیس صاحب	//	500
//	3145	وقار صاحب	//	500
//	3146	نیکدل مسلمان	//	500
//	3147	نیکدل مسلمان	//	500
//	3148	خرم صاحب	//	50
//	3149	عدیل صاحب	//	50
//	3150	عامر صاحب	//	100
//	3151	الرزاق ڈرگ سٹور	//	4000
//	3152	الغفور ڈرگ سٹور	//	2500
//	3153	خواجہ فیصل صاحب	//	25000
[illegible]مارچ24	976	وحید اقبال صاحب	راولپنڈی	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
26مارچ24	977	نیکدل مسلمان	راولپنڈی	500
//	978	حاجی محمد یونس صاحب	//	50000
//	979	مسز بھٹی صاحبہ	//	5000
//	980	نزاکت علی صاحب	//	200
//	981	مختار صاحب	//	100
//	982	محمد سعید منہاس صاحب	//	5000
//	983	محمد سعید منہاس صاحب	//	500
//	984	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
27مارچ24	1151	محمد نعیم صاحب	اسلام آباد	40000
//	1152	حاجی فضل حسین صاحب	//	8000
//	1153	حاجی فضل حسین صاحب	//	1000
//	1154	حاجن بشیر بیگم صاحبہ	//	1000
//	1155	حاجی اللہ دتہ مرحوم	//	1000
//	1156	حاجن رسول بی بی	//	1000
//	1157	محمد زین مرحوم	//	500
//	1158	امام بی بی مرحومہ	//	500
//	1159	دادا مرحوم فضل حسین	//	1000
//	1160	دادی مرحومہ فضل حسین	//	1000
//	1161	نانا مرحوم فضل حسین	//	500
//	1162	نانی مرحومہ فضل حسین	//	500
//	1163	راج بی بی مرحومہ	//	1000
//	1164	میاں محمد ولائت مرحوم	//	500
//	1165	خورشید بی بی مرحومہ	//	1000
//	1166	محمد حسین مرحوم	//	1000
//	1167	غلام حسین مرحوم	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
27 مارچ 24	1168	نصیر بیگم مرحومہ	اسلام آباد	1000
//	1169	رخسانہ بی بی مرحومہ	//	500
//	1170	ندیم اختر برنی صاحب	//	200000
//	1171	Matrix Private Limieted	//	250000
//	1172	ایم طارق بمعہ فیملی	//	50000
//	1173	شاہد محمود صاحب	راولپنڈی	40000
//	1174	قاضی فضل حسن صاحب	اسلام آباد	25000
//	1175	عبدالقیوم بٹ صاحب	راولپنڈی	200
//	1176	ڈاکٹر فوزیہ ظفر صاحبہ	اسلام آباد	50000
//	1177	ڈاکٹر فوزیہ ظفر صاحبہ	//	50000
//	1178	دادا جان مرحوم عبدالقیوم	[illegible]	50
//	1179	دادی مرحومہ عبدالقیوم	//	50
//	1180	نانا مرحوم عبدالقیوم	//	50
//	1181	نانی مرحومہ عبدالقیوم	//	50
//	1182	والد مرحوم عبدالقیوم	//	50
//	1183	والدہ مرحومہ عبدالقیوم	//	50
//	1184	تایا جان مرحوم عبدالقیوم	//	50
//	1185	چچا جان مرحوم عبدالقیوم	//	50
//	1186	قاسم جان مرحومہ	//	50
//	1187	میر محمد مرحوم	//	50
//	1188	عائشہ قیوم معرفت عبدالقیوم	//	50
//	1189	محمد عثمان عبدالقیوم	//	50
//	1190	محمد عمر عبدالقیوم	//	50
//	1191	زولیخا بی بی عبدالقیوم	//	50
//	1192	ہارون قیوم معرفت عبدالقیوم	//	50
//	1193	سویرا ہارون معرفت عبدالقیوم	//	50

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
27 مارچ 24	1194	ہانیہ ہارون عبدالقیوم	[illegible]	50
//	1195	اقرا بی بی عبدالقیوم	//	50
//	1196	طارق قیوم عبدالقیوم	//	50
//	1197	عادل قیوم عبدالقیوم	//	50
//	1198	عبدالقیوم صاحب	//	50
//	1199	ڈاکٹر منظور کرنل عبدالقیوم	//	50
//	1200	ہمشیرہ	//	50
//	985	محمد یاسین صاحب	راولپنڈی	0000
//	986	فریدہ طارق صاحبہ	//	5000
//	987	محمد اقبال بٹ صاحب	//	5000
//	988	محمد منیر صاحب	//	0000
//	989	ظفیر الحق صاحب معرفت بدر منیر صاحب	//	5000
//	990	ڈاکٹر شکیل احمد صاحب	//	0000
//	991	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	000
//	992	حافظ عتیق الرحمان صاحب	//	700
28 مارچ 24	1101	ساجد محمد صاحب عثمان	راولپنڈی	200
//	1102	بشیر احمد بھٹی صاحب	//	000
//	1103	محمد عمران صاحب	//	000
//	1104	سید تجمل حسین شاہ مرحوم	//	250
//	1105	سید زاہد حسین شاہ مرحوم	//	250
//	1106	علی سائیکل ورکس	//	000
//	1107	جوبلی الیکٹرک سٹور	//	100
//	1108	ملک خدا بخش و بیگم ملک خدا بخش مرحوم	//	00
//	1109	ملک عمران مرحوم	//	50

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
28مارچ24	1110	خرم شہزاد صاحب	راولپنڈی	100
//	1111	حاجی نذیر صاحب	//	50
//	1112	جان ٹی سٹور	//	200
//	1113	حاجی شیخ نصراللہ اینڈ فیملی مرحومین	//	1000
//	1114	ہارون ٹریڈرز	//	100
//	1115	پاک شوز	//	100
//	1116	میر حسین مرحوم وبیگم مرحومہ	//	200
//	1117	نسرین ناصر، ناصر سعید	//	200
//	1118	سید طالب حسین گیلانی مرحوم	//	1000
//	1119	پیر حسین صراف مرحوم	//	200
//	1120	والدین مرحومین زوجہ عبدالسلام	//	100
//	1121	محمد اشرف خان جدہ والے	//	200
//	1122	آفتاب باٹڈین صاحب	//	200
//	1123	مختار برادرز	//	200
//	1124	والد مرحوم عبدالرحمن خان	کشمیر	100
//	1125	افراسیاب شیخ صاحب	ٹروز کیمپ	500
//	1126	ثاقب علی صاحب	//	2000
//	1127	ثاقب علی بمعہ فیملی	//	700
//	1128	والدین مرحومین ثاقب علی	//	200
//	1129	ملک ذاکر صاحب	//	500
//	1130	چوہدری تیمور ظفر صاحب	راولپنڈی	1000
//	1131	والدین مرحومین چوہدری ظفر	//	500
//	1132	یاسمین مرحومہ	//	100
//	1133	محمد شفیع خان، محمد انور خان	//	100
//	1134	حاجی خوشی داد صاحب	بھاٹہ چوک	5000
//	1135	عبداللہ، حاجی معز الدین	صدر کینٹ	50000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
28مارچ24	1136	والدہ پھوپھی	کشمیر	100
//	1137	عامر ملک صاحب	اسلام آباد	10000
//	1138	مسز محمود صاحبہ	//	10000
//	1139	ارشد حسین صاحب	//	10000
//	1140	فرح ناز صاحبہ	//	25000
//	1141	حاجی شیخ ارشاد احمد صاحب	راولپنڈی	200
//	1142	بیگم حاجی ارشاد احمد	//	100
//	1143	عائشہ حریم صاحبہ	//	100
//	1144	منظور احمد صاحب مسعود	//	100
//	1145	حاجی شیخ عبدالحق مرحوم	//	100
//	1146	شیخ محمد نواز مرحوم	//	100
//	1147	بیگم عبدالحق مرحومہ	//	100
//	1148	حاجی شیخ محمد صدیق مرحوم	//	100
//	1149	بیگم مرحومہ صدیق صاحب	//	100
//	1150	محمد ریاض مرحوم ارشاد اینڈ کو	//	200
//	993	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	994	کاشف صاحب	//	15000
//	995	شیخ صدیق صاحب	//	50000
//	996	نیک دل مسلمان	//	60
//	997	سردار احمد مان صاحب	//	5000
//	998	محمد خاقان نثار صاحب	//	10000
//	999	مختار احمد صاحب	//	100
//	1000	یوسف صاحب	//	1000
//	2751	راحت جبین صاحب	//	2000
//	2752	رانا ساجد صاحب	//	500
//	2753	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
29مارچ24	2754	خالد حسین صاحب	اسلام آباد	10000
//	2755	بیگم مسز احسان بیگ صاحبہ	راولپنڈی	10000
//	2756	خشک روٹی	//	200
//	2757	سید معراج حسین شاہ صاحب	//	10000
//	2758	سید عادل معراج صاحب	//	20000
//	2759	سید شعیب معراج صاحب	//	25000
//	2760	برائے مرحومین سادات خاندان	//	7000
//	2761	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	2762	چندہ نمازیاں	//	4800
//	2763	محمد ریحان صاحب	//	3000
//	2764	محمد زبیر صاحب	//	3000
30مارچ24	2765	کامران صاحب	راولپنڈی	10000
//	2766	لطیف صاحب	//	500
//	2767	عدیل صاحب	//	100
//	2768	ثناء الرحمان طارق خان	//	500
//	2769	شیخ عمیر صاحب	//	3000
//	2770	ساجد نواز قریشی صاحب	//	3000
//	2771	لطیف صاحب	//	1000
//	2772	میرین گل صاحبہ	//	3000
//	2773	علی رضا صاحب	//	7000
//	2774	ریاض احمد صاحب	//	1200
//	2775	ریاض شاہ صاحب	//	1000
//	2776	مختار صاحب	//	100
//	2777	منسوخ	-	-
//	2778	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	راولپنڈی	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
30مارچ24	2779	محمد ریحان صاحب	راولپنڈی	2000
//	2780	فاروق احمد صاحب	//	15000
//	2781	طاہر صاحب	//	2200
//	2782	مسعود صاحب	//	8900
//	2783	عدیل صاحب	//	100
//	2784	صفدر صاحب	//	1000
//	2785	جنت فاطمہ صاحبہ	//	1000
//	2786	ارشد صاحب	//	10000
//	2787	محمد ارشد صاحب	//	500
//	2788	بریگیڈیر ابراہیم انجم صاحب	//	1000
//	2789	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	2790	منسوخ	-	-
//	2791	خالد حمید صاحب	راولپنڈی	10000
//	2792	اشعار خالد صاحب	//	30000

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ اپریل 2024ء

یکم اپریل 24	2793	عمران صاحب	راولپنڈی	5000
//	2794	انجم بشیر صاحب	//	11000
//	2795	محمد اقبال بٹ صاحب	//	25000
//	2796	عدیل صاحب	//	100
//	2797	نثار صاحب	//	1000
//	2798	اختر زمان صاحب	//	15000
//	2799	ثاقب و اہل خانہ	//	100
//	2800	ہنکیال آٹا چکی	//	300
//	2801	امیض الدین صاحب	//	1050
//	2802	محمد صابر حسین صاحب	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
کیم اپریل 24	2803	غلام مرتضیٰ صاحب	راولپنڈی	2000
//	2800	شیخ طارق مسعود صاحب	//	4200
//	2800	شکیل احمد صاحب	//	1000
//	2800	مظفر اقبال صاحب	//	5500
//	2800	مختار احمد صاحب	//	100
//	2800	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	2800	بریگیڈیر ابراہیم انجم صاحب	//	1000
//	2810	منسوخ	-	-
//	2811	محمد کامران صاحب	راولپنڈی	5000
اپریل 24	2812	چوہدری توقیر احمد صاحب	//	3050
//	2813	عبداللہ ظفر صاحب	//	680
//	2814	راحیلہ شاہد صاحبہ	//	200
//	2815	شاہد صابر صاحب	//	100
//	2816	عدیل صاحب	//	100
//	2817	معروف جان صاحبہ	//	100000
//	2818	انتصار محمود صاحب	//	20000
//	2819	عثمان اظہر صاحب	//	350000
//	2820	مختار احمد صاحب	//	100
//	2821	مسز مختار صاحبہ	//	300
//	2822	نوید مختار صاحب	//	3000
//	2823	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	2824	بریگیڈیر ابراہیم انجم صاحب	//	1000
//	3207	کرنل حامد نواز خان صاحب	راولپنڈی	25000
//	3208	صوبیہ صاحبہ	//	10000
//	3209	صوبیہ صاحبہ	//	10000
//	3210	محمد مسکین ...	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
2اپریل 24	3211	عبداللہ صاحب	راولپنڈی	10000
//	3212	نیکدل مسلمان	//	8000
//	3213	حیاء الدین احمد صاحب	//	10000
//	3214	سرفراز احمد صاحب شہناز کوثر صاحبہ	//	1008000
3اپریل 24	2825	عبدالرؤف صاحب	راولپنڈی	5500
//	2826	ابرار حسین صاحب	//	25000
//	2827	عبداللہ صاحب	//	1500
//	2828	نواز صاحب	//	500
//	2829	حاجی سلیم اختر صاحب	//	5000
//	2830	عدیل صاحب	//	100
//	2831	عبدالشکور بٹ صاحب	آزاد کشمیر	5000
//	2832	عبدالشکور صاحب	//	2000
//	2833	بسلسلہ تکمیل قرآن	راولپنڈی	10000
//	2834	محمد یوسف صاحب	//	2500
//	2835	صدقات	//	15000
//	2836	راجہ جمیل صاحب	//	1000
//	2837	نیکدل مسلمان	//	2000
//	2838	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	2839	بریگیڈیر ابراہیم انجم صاحب	//	1000
//	2840	مختار احمد صاحب	//	100
//	2841	خالد رشید، محمد ابوذر خالد صاحبان	//	700
//	2842	نواز فیبرکس	راولپنڈی	500
//	2843	زاہد صابر صاحب	//	1200
//	2844	M/2	//	450
//	2845	محمد صابر حسین صاحب	//	1200

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
4اپریل24	2846	I.M.J	راولپنڈی	900
//	2847	زاہد عزیز صاحب	//	10000
//	2848	عبداللہ ظفر صاحب	//	2000
//	2849	عدیل صاحب	//	100
//	2850	محمد ارشد صاحب	//	500
//	2851	نبیل احسن صاحب	//	20000
//	2852	خواجہ فیاض صاحب	//	3000
//	2853	تنویر صاحب	//	1500
//	2854	محمد ادریس صاحب	//	700
//	2855	مختار احمد صاحب	//	100
//	2856	بریگیڈئیر ابراہیم انجم	//	1000
//	2857	ڈاکٹر یوسف عباس صاحب	//	1000
//	2858	مشہود صاحب	//	5000
//	2859	رانا ساجد صاحب	//	500
5اپریل24	2860	خالد صاحب	راولپنڈی	3000
//	2861	عزیز احمد صاحب	//	2000
//	2862	فراز احمد صاحب	//	3300
//	2863	سید طارق علی صاحب	//	20000
//	2864	سید محمد علی صاحب	//	3000
//	2865	سید عزیز احسن صاحب	//	20000
//	2866	نثار صاحب	//	2000
//	2867	خالد ندیم صاحب	//	1000
//	2868	شیخ محمد رزاق صاحب	//	7000
//	2869	چندہ نمازیاں	//	4550
//	2870	بریگیڈئیر ابراہیم انجم	//	1000
//	2871	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
5اپریل24	2872	عطاء اللہ سیف صاحب	راولپنڈی	500
//	2873	مسز فضل صاحبہ	//	6000
//	2874	بندہ خدا	//	10000
6اپریل24	3351	ص نمبر ۱۰ وقار فیبرکس	راولپنڈی	930
//	3352	ص نمبر ۶ نوید سرور ملک	//	240
//	3353	ص نمبر ۱۱۰ آصف اے رحمٰن فیبرکس	//	1890
//	3354	ص نمبر ۱۰۱ اے ایس آپٹکس	//	1170
//	3355	حاجی خالد صاحب خالد الیکٹریشن	//	4700
//	3356	ص نمبر ۱۱۴ غلام محی الدین، بٹ ایزی پیسہ	//	2560
//	3357	ص نمبر ۳۶۸ بٹ ایزی پیسہ	//	1120
//	3358	ص نمبر ۱۶۷ طارق بیکری	//	13500
//	3359	ص نمبر ۶۹ محمد رفیق آٹوز	//	400
//	3360	ساجد محمود اینڈ عثمان صاحبان	//	200
//	3361	بشیر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	3362	محمد عمران ٹریڈرز	//	1000
//	3363	سید تجمل حسین مرحوم	//	250
//	3364	سید زاہد حسین مرحوم	//	250
//	3365	علی سائیکل ورکس	//	1000
//	3366	جوبلی الیکٹرک ورکس	//	100
//	3367	ملک خدا بخش و بیگم ملک خدا بخش مرحومین	//	300
//	3368	ملک عمران مرحوم	//	150
//	3369	خرم شہزاد صاحب	//	100
//	3370	حاجی نذیر صاحب	//	50
//	3371	جان ٹی سٹور	//	200

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6اپریل24	3372	حاجی شیخ نصراللہ، الشیخ فیملی	راولپنڈی	1000
//	3373	ہارون ٹریڈرز	//	100
//	3374	پاک شوز	//	100
//	3375	میر حسین وبیگم میر حسین مرحومین	//	200
//	3376	نسرین ناصر اینڈ ناصر سعید مرحوم	راولپنڈی	200
//	3377	سید طالب حسین گیلانی مرحوم	//	1000
//	3378	پیر حسین صراف صاحب	//	200
//	3379	والدین مرحومین زوجہ عبدالسلام	//	100
//	3380	محمد اشرف خان جدہ والے	//	200
//	3381	آفتاب باٹڑے صاحب	//	200
//	3382	مختار برادرز	//	200
//	3383	صدر دین مرحوم	//	100
//	3384	مں نمبر ۳۹ کوہ نور جنرل سٹور	//	2000
//	3385	سید سفیر الحق حقی سید تحسین الحق حقی صاحبان	اسلام آباد	3000
//	3386	عفت عزیز صاحبہ	راولپنڈی	1100
//	3387	نیو چمن آٹوز	//	100
//	3388	افتخار احمد ستی صاحب	//	1000
//	3389	عبدالغفار صاحب	//	200
//	3390	حاجی معزالدین صاحب	//	4000
//	3391	چوہدری افتخار حسین مرحوم	گوالمنڈی	2000
//	3392	ایک نیک دل خاتون	//	500
//	3393	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	500
//	3394	ایک نیک دل خاتون	//	500
//	3395	چوہدری نذیر حسین صاحب	//	300
//	3396	ایک نیک دل خاتون	//	200

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6اپریل24	3397	عبدالغفار صاحب	گوالمنڈی	20000
//	3398	چوہدری تیمور ظفر صاحب	راولپنڈی	1000
//	3399	والدین مرحومین چوہدری ظفر	//	500
//	3400	محمد اقبال صاحب	//	500
//	3154	حاجی راجا جان محمد (مرحوم)	//	2000
//	3155	حاجی سعید صاحب	//	500
//	3156	کاشف صاحب	//	500
//	3157	امجد صاحب	//	5000
//	3158	عبدالرشید اینڈ سنز	//	1000
//	3159	افسر الدین صاحب	//	500
//	3160	عبدالرشید اینڈ سنز	//	1000
//	3161	انصاف چادر	//	2000
//	3162	شیخ نعمان صاحب	//	100
//	3163	میمون	//	500
//	3164	شیخ نعیم صاحب	//	200
//	3165	نوشاب صاحب	//	200
//	3166	چائنہ سنٹر	//	200
//	3167	اشفاق صاحب	//	500
//	3168	پنڈی ٹریڈرز	//	1000
//	3169	میاں برادرز	//	500
//	3170	تنویر چادر	//	500
//	3171	بن فرقان صاحب	//	1000
//	3172	حاجی اسلم صاحب	//	500
//	3173	ملک ظفر صاحب	//	500
//	3174	حاجی اورنگزیب صاحب	//	1000
//	3175	نثار احمد صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6اپریل24	3176	نجار کلاتھ	راولپنڈی	500
//	3177	شیخ انیس صاحب	//	500
//	3178	الیاس صاحب	//	1000
//	3179	زم زم ٹریڈرز	//	1000
//	3180	منسوخ	-	-
//	3181	حاجی رحمت اللہ صاحب	راولپنڈی	500
//	3182	فرینڈز	//	500
//	3183	کامران صاحب	//	500
//	3184	حاجی منیر صاحب	//	100
//	3185	شیخ کاشف صاحب	//	1000
//	3186	بندہ خدا	//	500
//	3187	عمر برادرز	//	300
//	3188	خرم صاحب	//	1000
//	3189	بن سلیم	//	500
//	3190	بن فرقان	//	1000
//	3191	طارق صاحب	//	100
//	3192	حاجی عاشق صاحب	//	100
//	3193	سلیمان آٹوز	//	1000
//	3194	واجد آٹوز	//	1000
//	3195	شاہد ملک صاحب	//	500
//	3196	جنید صاحب	//	500
//	3197	عامر صاحب	//	100
//	3198	افضل صاحب	//	100
//	3199	عبداللہ صاحب	//	200
//	3200	عادل صاحب	//	50
//	49351	ڈاکٹر مرزا محمد حیدر عباس	راولپنڈی	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6اپریل24	49352	ڈاکٹر مرزا محمد حیدر عباس	راولپنڈی	5000
//	49353	بریگیڈیر ابراہیم انجم	//	5000
//	49354	افتخار احمد صاحب	//	500
//	49355	عابد صاحب	انگلینڈ	6500
//	49356	احمد ورائٹی	راولپنڈی	10000
//	49357	پرویز اختر صاحب	لاہور	10000
//	49358	محمد رشید منہاس صاحب	//	5000
//	2875	محمد نسیم صاحب	راولپنڈی	1200
//	2876	فروغ اسلام فاؤنڈیشن	//	25000
//	2877	محمد سہیل صاحب	//	3000
//	2878	انعام الحق صاحب	//	20000
//	2879	Nasim Ansory	//	10000
//	2880	احسان اظہر صاحب	//	140000
//	2881	زاہد رشید صاحب	//	3000
//	2882	حمید اللہ انجم صاحب	//	2000
//	2883	عمر صاحب	//	2000
//	2884	جمشید اللہ انجم صاحب	//	1000
//	2885	عبدالغنی صاحب	//	1000
//	2886	خشک روٹی	//	100
//	2887	مطیع الرحمان صاحب	//	12000
//	2888	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	2889	بریگیڈیر ابراہیم انجم	//	1000
//	2890	شاہد حسین صاحب	//	5000
//	2891	شاہد اختر قریشی صاحب	//	1750
//	2892	مختار صاحب	//	100
//	2893	اظہر صاحب	//	1750

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6اپریل24	2894	عطاء صاحب	راولپنڈی	5000
//	2895	اخلاق احمد صاحب	//	2100
//	2896	عفت وحید عباسی صاحبہ	//	1500
//	2897	عبدالواحد صاحب	//	100
//	2898	ملک شوکت مرحوم	//	2000
//	2899	عادل صاحب	//	10000
//	2900	قاضی محمد اظہر شہزاد صاحب	//	1000
7اپریل24	2901	ایاز صاحب	راولپنڈی	2000
//	2902	ایاز صاحب	//	2000
//	2903	ایاز صاحب	//	1000
//	2904	عدیل صاحب	//	100
//	2905	توصیف صاحب	//	10000
//	2906	حبیب صاحب	//	10000
//	2907	توصیف صاحب	//	2100
//	2908	ارشد قیوم صاحب	//	5000
//	2909	ملک صابر صاحب	//	2100
//	2910	امجد جاوید صاحب	//	2000
//	2911	عامر صاحب	//	5000
//	2912	مختار احمد صاحب	//	100
//	2913	افضل محمود صاحب	//	1000
//	2914	جمال رشید صاحب	//	10000
//	2915	راحت جبین صاحبہ	//	300
//	2916	بریگیڈیئر ابراہیم انجم	//	1000
//	2917	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	2918	ہارون افضل صاحب	//	2500
//	2919	ملک ارشد محمود صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
7اپریل24	2920	سلیمان ملک صاحب	راولپنڈی	1500
//	2921	ملک عمران صاحب	//	1500
//	2922	اصغر عباسی صاحب	//	1000
8اپریل24	3401	ساجد رؤف صاحب	اسلام آباد	180000
//	3402	ساجد رؤف صاحب	//	18000
//	3403	ساجد رؤف صاحب	//	2000
//	3404	عاصفہ بی بی	//	1000
//	3405	عشرت بی بی	//	1000
//	3406	نسیم اشتیاق صاحبہ	سہام روڈ	1000
//	3407	والدین مرحومین اشتیاق رسول	//	1000
//	3408	نسیم اشتیاق صاحبہ	//	1000
//	3409	چوہدری اشتیاق رسول	//	1000
//	3410	نوید اشتیاق صاحب	//	4500
//	3411	چوہدری خالد اشتیاق	//	1000
//	3412	چوہدری نوید اشتیاق	//	2500
//	3413	شاہد اشتیاق صاحب	//	1000
//	3414	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	3415	والدین مرحومین بیگم نوید	//	200
//	3416	محمد حسن صاحب	//	100
//	3417	محمد طیب صاحب	//	200
//	3418	ہدا خالد صاحبہ	//	500
//	3419	والدین مرحومین بیگم نوید	//	1000
//	3420	نوید اشتیاق صاحب	//	20000
//	3421	چوہدری خالد اشتیاق	//	10000
//	3422	شاہد اشتیاق صاحب	//	10000
//	3423	نسیم اشتیاق صاحبہ	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8اپریل24	3424	محمد شاہد صاحب	اسلام آباد	3600
//	3425	میاں رؤف صاحب	راولپنڈی	500
//	3426	والد مرحوم محمد بشارت	آزاد کشمیر	100
//	3427	خواجہ حفیظ مرحوم	راولپنڈی	3000
//	3428	خواجہ حفیظ مرحوم	//	3000
//	3429	بیگم حفیظ بمعہ فیملی	//	1000
//	3430	انجم نوید، مبشر نوید صاحبان	//	5000
//	3431	حاجی سلیم صاحب	//	1000
//	3432	سید اقبال حسین شاہ صاحب	//	10000
//	3433	محمد جمشید صاحب	//	1000
//	3434	ملک شوکت مرحوم	//	1000
//	3435	نیکہ بانوں مرحومہ	//	1000
//	3436	طارق محمود صاحب	کمال آباد	10000
//	3437	والدین مرحومین راجہ پرویز حسین	افشاں کالونی	200
//	3438	راجہ پرویز حسین صاحب	//	200
//	3439	محمد عمران صاحب	//	100
//	3440	محمد اشرف جدہ والے	راولپنڈی	1500
//	3441	شیخ احسان الٰہی مرحوم	سٹلائٹ ٹاؤن	100
//	3442	ساجدہ احسان مرحومہ	//	100
//	3443	محمد اعظم خان مرحوم	//	100
//	3444	نادرہ بی بی مرحومہ	//	100
//	3445	آمنہ اعجاز صاحبہ	//	100
//	3446	ہمنا اعجاز صاحبہ	//	100
//	3447	عبداللہ اعجاز صاحب	//	100
//	3448	مریم ایاز صاحبہ	//	100
//	3449	وسیم اشفاق صاحب	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8اپریل24	3450	محمد سبحان ایاز صاحب	سٹلائٹ ٹاؤن	100
//	3215	ملک محمد حسن مرحوم	راولپنڈی	20000
//	3216	بریگیڈیئر عامر یعقوب	//	1000
//	3217	محمد ابراہیم صاحب	//	1000
//	3218	ڈاکٹر نوید حسن صاحبہ	//	1000
//	3219	بریگیڈیئر محمد عامر یعقوب	//	10000
//	3220	بریگیڈیئر فیض اللہ چیمہ	//	1000
//	3221	بریگیڈیئر منیر احمد چیمہ	//	1000
//	3222	ڈاکٹر شفقت ملک صاحب	//	2000
//	3223	ڈاکٹر ملک شفقت حسن	//	2400
//	3224	حسن رضا زیدی صاحب	//	200
//	3225	ڈیلٹن فارمیسی	//	3000
//	3226	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا	//	5000
//	3227	عاطف علوی صاحب	//	100000
//	3228	شمیم، غلام کبراں، سمیعہ بلال	//	12000
//	3229	جان محمد اور اہل خانہ	//	24000
//	3230	محمد فاروق و اہل خانہ	//	14000
//	3231	ڈاکٹر جمیلا نوشاد صاحبہ	//	8000
//	3232	ڈاکٹر جمیلا نوشاد صاحبہ	//	3000
//	3233	محمد یوسف صاحب و فیملی	//	500
//	3234	حمیرا یوسف صاحبہ	//	500
//	3235	محمد یوسف صاحب	//	2000
//	3236	سلمان محمود فاروقی صاحب	//	3000
//	3237	صلاح الدین ضیاء صاحب	//	1000
//	3238	عامر صاحب	//	2000
//	3239	شاہد الرحمان (مرحوم)	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18 اپریل 24	3240	ارسلان شاہ صاحب	اسلام آباد	1000
//	3241	ڈاکٹر عائشہ صاحبہ	//	5000
//	3242	میجر جنرل خواجہ احسان اسلم	//	1000
//	3243	محمد ضیاث ہک صاحب	راولپنڈی	30000
//	3244	محمد الیاس ہک صاحب	//	30000
//	3245	محمد عاصم زبیری صاحب	//	2000
//	3246	محمد عاصم زبیری صاحب	//	500
//	3247	عزیز الرحمان (مرحوم)	//	1000
//	3248	علیم ارشد صاحب	//	7000
//	3249	محمود صاحب	اسلام آباد	2000
//	3250	ڈاکٹر شاہین صاحبہ	//	500
18 اپریل 24	701	عزیز الرحمان مرحوم	//	1000
//	702	کرنل ہمایوں صاحب	//	3500
//	703	تنویر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	704	کموڈور سہیل خالد صاحب	//	2000
//	705	ڈاکٹر ریاض احمد صاحب	//	1000
//	706	علیم ارشد صاحب	//	7000
//	707	منیب مفتی صاحب	//	30000
//	708	محمود صاحب	//	2000
//	709	ڈاکٹر شاہین صاحبہ	//	500
//	710	خان محمد سعید صاحب	//	2000
//	711	احمد بلال ظہیر الدین	//	6000
//	712	خرم آزاد خان صاحب	//	1000
//	713	منصور صاحب	//	1000
//	714	محبوب احمد صاحب	//	3000
//	715	ذوالفقار علی قریشی (مرحوم)	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18 اپریل 24	716	قاضی علیم اللہ صاحب	اسلام آباد	1500
//	717	فضل الرحمان جان مرحوم	//	1000
//	718	بریگیڈیئر وقار درانی صاحب	//	500
//	719	قریشی فوڈز	//	1000
//	720	احسن امتیاز بھٹی صاحب	//	1000
//	721	ناجیہ رفیق	//	1000
//	722	طارق محمود قریش صاحب	//	10000
//	723	ڈاکٹر جمیلا نوشاد صاحبہ	//	8000
//	724	ثمین نوشاد صاحبہ	//	2000
//	725	محمد یوسف صاحب فیملی	//	500
//	726	تمیرا یوسف صاحبہ	اسلام آباد	500
//	727	سید علی راغب نقوی صاحب	//	2500
//	728	خالد مقبول بھٹی صاحب	//	500
//	729	ڈاکٹر اعجاز احمد چوہدری	//	200
//	730	راجہ فیملی	//	1000
//	731	بیگم صاحبہ مسعود الزمان	//	500
//	732	سجاد افضل چیمہ صاحب	//	1000
//	733	ڈاکٹر خورشید احمد صاحب	//	1000
//	734	ایس۔عباس صاحبہ	//	5000
//	735	عفت خانم صاحبہ	//	1000
//	736	حاجی سیف اللہ خان بنگش	//	500
//	737	سلمان محمود فاروقی صاحب	//	3000
//	738	عمیر بن معین صاحب	//	3000
//	739	شاہد الرحمان صاحب	//	1000
//	740	میجر جنرل خواجہ احسان اسلم	//	2000
//	741	ڈاکٹر عائشہ صاحبہ	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18اپریل24	742	کرنل محمود اختر صاحب	اسلام آباد	23000
//	743	چوہدری ظہور احمد صاحب	//	5000
//	744	رفیق صاحب	//	1000
//	745	ڈاکٹر مظہر صاحب	//	500
//	746	ڈاکٹر محمود احمد صاحب	//	7000
//	747	نذیر فاطمہ (مرحومہ)	//	1000
//	748	کرنل خورشید احمد صاحب	//	1000
//	749	بریگیڈیئر وسیم سعید صاحب	//	500
//	750	بریگیڈیئر محمد الیاس خان	//	2000
//	2923	عمران حیدر، معرفت دلاور عباس	راولپنڈی	10000
//	2924	خالد رشید، محمد ابوذر خالد	//	500
//	2925	شفقت داؤد صاحب	//	5000
//	2926	خالد محمود صاحب	//	1000
//	2927	فرخندہ عزیز صاحبہ	//	5000
//	2928	طاہر محمود صاحب	//	5000
//	2929	طاہر محمود صاحب	//	600
//	2930	محمد سلیم احمد صاحب	//	4000
//	2931	محمد یونس صاحب	//	500
//	2932	محمد یعقوب صاحب	//	10000
//	2933	محمد ارحم صاحب	//	500
//	2934	موسیٰ صاحب	//	500
//	2935	وسیم صاحب	//	1000
//	2936	عمیر رضا صاحب	//	20000
//	2937	محمد اکرم صاحب	//	20000
//	2938	محمد نواز صاحب	//	15000
//	2939	مختار صاحب	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18اپریل24	2940	حضرت خان صاحب	راولپنڈی	2100
//	2941	ملک فہد صاحب	//	25000
//	2942	بریگیڈیئر ابراہیم انجم	//	1000
//	2943	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	2944	کامران ارشاد قاضی صاحب	کراچی	10000
//	2945	عبدالباسط منیر صاحب	راولپنڈی	10000
//	2946	محمود خان صاحب	//	200
//	2947	شیخ نعیم صاحب	//	1200
//	2948	چوہدری طارق صاحب	//	4500
//	2949	چوہدری عتیق احمد صاحب	//	1500
//	2950	شازیہ صاحبہ	//	500
//	49359	حق نواز صاحب	//	1800
//	49360	محمد فاضل صاحب	//	8000
//	49361	محب اللہ صاحب	//	1200
//	49362	شیخ ہدایت اللہ صاحب	//	1000
//	49363	عمران صاحب بمعہ فیملی	//	1240
//	49364	محمد زاہد صاحب	//	1000
19اپریل24	49365	سلیمان صاحب	راولپنڈی	3200
//	49366	حاجی طارق صاحب	//	10000
//	49367	حاجی طارق صاحب	//	5000
//	49368	ندیم احمد صاحب	//	2100
//	49369	مسز خورشید اشرف صاحب	عمان راولپنڈی	50000
//	49370	عمران صاحب	راولپنڈی	6000
//	49371	محمد اعظم بھٹی صاحب	//	10000
//	49372	جاوید اسلم بھٹی صاحب	//	10000
//	49373	ارشد صاحب	//	400

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18اپریل24	49374	عامر فاروق صاحب	راولپنڈی	6000
//	49375	ساجد فیملی زاہد صاحب فیملی	//	10000
//	49376	محمد عاطف صاحب	//	30000
//	49377	محمد عاطف صاحب	//	2000
//	49378	محمد ادریس صاحب	//	4000
//	49379	افتخار احمد صاحب	//	100
//	49380	خالد ندیم صاحب	//	1500
//	49381	آصف اقبال صاحب	//	3000
//	49382	مختار احمد صاحب	//	2000
//	49383	مختار احمد صاحب	//	2500
//	49384	محمد اشتیاق صاحب	//	2500
//	49385	رمیز فاروق صاحب	//	300
//	49386	چوہدری حلیم صاحب	//	1500
//	49387	محمد ابرار صاحب	//	2000
//	49388	بریگیڈیئر ابراہیم انجم	//	1000
//	49389	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا	//	1000
//	49390	سید رسول صاحب	راولپنڈی	1000
//	49391	امتیاز احمد صاحب	//	2500
//	49392	محمد اسامہ صاحب	//	1000
//	49393	محمد حاشر صاحب	//	1000
//	49394	وقاص طارق صاحب	//	900
//	49395	احمد شفیق صاحب	//	1250
//	49396	نیک دل مسلمان	//	600
//	49397	وسیم صاحب	//	1300
//	49398	ذوالفقار صاحب	//	1200
//	49399	وقاص صاحب	//	1500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18اپریل24	49400	عبدالرشید صاحب	راولپنڈی	3700
//	2951	عبدالرحمان صاحب	//	2100
//	2952	منیب صاحب	//	1000
//	2953	نیک دل مسلمان	//	4500
//	2954	ریحانہ رمضان صاحب	//	500
//	2955	محمد رمضان مرحوم	//	500
//	2956	طاہر محمود صاحب	//	4130
//	2957	ساجد محمود صاحب	//	1000
//	2958	محمد مسعود صاحب	//	2600
//	2959	میاں تنویر صاحب	//	600
//	2960	توقیر شجاع صاحب	//	1500
//	2961	محمد واصف صاحب	//	500
//	2962	عامر صاحب	//	500
//	2963	سلیمان صاحب	//	1300
//	2964	محمد عامر صاحب	//	1500
19اپریل24	2965	دلشاد صاحب	//	1050
10اپریل24	2966	محمد زاہد صاحب	راولپنڈی	500
//	2967	شبیر صاحب	//	1500
//	2968	ظفر محمود بمعہ فیملی	//	1500
//	2969	سہیل صاحب	//	2500
//	2970	محمد شفاقت صاحب	//	1200
//	2971	تنویر شجاع صاحب	//	1050
//	2972	شیخ وقار صاحب	//	1000
//	2973	محمد رمضان صاحب	//	2100
//	2974	نیک دل مسلمان	//	200
//	2975	اعجاز محمود صاحب	//	900

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10اپریل24	2976	عامر غلام صاحب	راولپنڈی	300
//	2977	نعیم صاحب	//	1000
//	2978	عدنان بشیر صاحب	//	1500
//	2979	عامر صاحب	//	600
//	2980	انعام محمود صاحب	//	11000
//	2981	محمد عامر صاحب	//	1000
//	2982	امتیاز صاحب	//	1000
//	2983	فہیم صاحب	//	4500
//	2984	ارشد علی صاحب	//	1500
//	2985	مظہر سعید صاحب	//	2000
//	2986	ملک رضا صاحب	//	240
//	2987	جمشید خالد صاحب	//	1800
//	2988	فیکدل مسلمان	//	1200
//	2989	ملک انجم فاروق پراچہ	//	3000
//	2990	زاہدہ سلطانہ صاحبہ	//	6000
11اپریل24	2991	میجر عامر معرفت کرنل حامد نواز خان صاحب	راولپنڈی	25000
//	2992	عبدالمنان صاحب	//	3600
//	2993	طہٰ صاحب	//	1000
//	2994	رانا ساجد صاحب	//	500
//	3001	مرزا محمد حدید عباس صاحب	//	5000
//	3002	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا بمعہ فیملی	//	5000
12اپریل24	2995	مختار احمد صاحب	راولپنڈی	100
13اپریل24	2996	ارسلان صاحب	//	5000
14اپریل24	2997	چوہدری شوکت علی صاحب	//	1000
14اپریل24	2998	یوسف صاحب	راولپنڈی	7000
//	2999	انیس الرحمان صاحب	//	20000
//	3000	شہزاد صاحب	//	20000
//	3003	زاہد صاحب	//	100
//	3004	حسن تاثیر صاحب	//	250
//	3005	زراقت صاحب	//	250
//	3006	زاکرت علی صاحب	//	200
//	3007	محمد عمران چوہدری صاحب	//	1000
//	3008	عامر صاحب	//	25000
//	3009	مختار احمد صاحب	//	100
15اپریل24	3010	ریاض محمد خان صاحب	//	5000
//	3011	اشفاق علی قریشی وزوجہ اشفاق علی	//	19000
//	3012	عاطف، ماتیہ، محمد علی، محمد عثمان عائشہ صاحبان	//	47500
//	3013	پیروز بخت قاضی صاحب	لاہور	15000
//	3014	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	3015	فیکدل مسلمان	//	500
16اپریل24	3016	عدیل صاحب	//	100
//	3017	حمدی مرزا صاحب	//	2000
//	3018	بریگیڈیئر مرحوم مرزا غلام عباس	//	5000
//	3019	ارشاد الرحمان مرحوم	//	600
//	3020	رائیل ایونز	//	3000
//	3021	رائیل ایونز	//	700
//	3022	مختار احمد صاحب	//	100
17اپریل24	3023	محمد شعیب صاحب	راولپنڈی	50

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
17اپریل24	3024	صدقات	راولپنڈی	20000
//	3025	عدیل صاحب	//	100
18اپریل24	3026	عدیل صاحب	//	100
//	3027	احمد ناز صاحب	//	100000
//	3028	رضوان صاحب	//	12500
//	3029	صدقات	//	15000
//	3030	رانا ساجد صاحب	//	570
19اپریل24	3451	احمد محمود صاحب	DHA	50
//	3452	نسرین زبیری صاحبہ	//	50
//	3453	نسرین زبیری صاحبہ	//	200
//	3454	حلیمہ سعدیہ صاحبہ	//	50
//	3455	خرم مجتبیٰ صاحب	//	50
//	3456	محمد فرخ محمود صاحب	//	50
//	3457	خرم مجتبیٰ بمعہ فیملی	//	250
//	3458	محمد شبیر حسن مرحوم	//	50
//	3459	والدہ مرحومہ احمد محمود	//	50
//	3460	سردار فاطمہ مرحومہ	//	50
//	3461	شبیر فاطمہ مرحومہ	//	50
//	3462	محمد محسن مرحوم	//	50
//	3463	عائشہ فرخ صاحبہ	//	50
//	3464	نور فاطمہ صاحبہ	//	50
//	3465	احمد محمود صاحب	//	450
//	3466	ثمارہ بتول صاحبہ	//	50
//	3467	رابعہ محمود صاحبہ	//	50
		(جاری)		

حسابات فیض آباد بابت ماہ مارچ 2024ء

5مارچ24	50403	ارحم صاحب	اسلام آباد	5000
//	50404	احمد رضا صاحب	اسلام آباد	2000
//	50405	وقار خان نیازی صاحب	//	2000
//	50406	عابد فیاض رانا صاحب	راولپنڈی	4000
//	50407	فیضان صاحب	اسلام آباد	3000
//	50408	مسعود اختر صاحب	//	10000
//	50409	غلام اکبر صاحب	//	200
//	50410	کشور جہاں	//	1500
//	50411	ایک نیک دل خاتون	//	5000
//	50412	عبدالحمید کیانی صاحب	//	1000
//	50413	محمد ظہیر صاحب	//	2650
//	50414	صدیقہ منور صاحبہ	//	10000
//	50415	لیفٹننٹ کرنل (ر) میاں جمیل اطہر صاحب	//	1050
//	50416	داؤد احمد صاحب	//	1330
//	50417	زین خلیل صاحب	//	1000
//	50418	نسیم صاحب	//	2000
//	50419	شاہد عزیز سیٹھی صاحب	//	6000
//	50420	سجاد صاحب	راولپنڈی	1000
//	50421	کامران صاحب	//	650
//	50422	تنویر صاحب	//	7000
//	50423	محمد عثمان صاحب	//	10000
//	50424	صدقات	//	194100
//	50425	غزالہ یاسمین صاحب	//	10000
//	50426	وقار سعید صاحب	//	48000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
5مارچ24	50427	امجد عباسی صاحب	//	200
//	50428	لیاقت صاحب	//	1000
//	50429	فرحان احمد صاحب	راولپنڈی	2500
//	50430	کامران سلیم صاحب	//	2500
//	50431	شاہد اسحاق صاحب	//	2500
//	50432	جہانگزیب صاحب	//	1500
6مارچ24	50433	محمد اسلم صاحب	//	1000
//	50434	محمد عرفان انور صاحب	راولپنڈی	5000
//	50435	طاہرہ الیاس صاحب	//	10000
//	50436	جاوید مظہر صاحب	//	5000
//	50437	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	50438	شوکت صاحب	اسلام آباد	10000
//	50439	آمدن بذریعہ ڈینٹل کلینک	راولپنڈی	16020
//	50440	مسز ظفر ملک صاحبہ	اسلام آباد	6000
//	50441	رخسانہ صاحبہ	راولپنڈی	15000
//	50442	نصیر اللہ اعوان صاحب	اسلام آباد	14000
//	50443	عرفان اللہ اعوان صاحب	//	10000
//	50444	مسز صفیہ جواد صاحبہ	راولپنڈی	660
//	50445	مجید بیگم صاحبہ	//	40000
//	50446	نعمان صاحب	اسلام آباد	5000
//	50447	رہائشی ملازمین کوارٹرز	راولپنڈی	2520
//	50448	محمد عامر صاحب	//	500
//	50449	توقیر احمد صاحب	//	5000
//	50450	ظفر فاروق ملک صاحب	سیالکوٹ	1000
//	50451	محمد جاوید صاحب	اسلام آباد	30000
//	50452	روبینہ شاہین صاحبہ	اٹک	100000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6مارچ24	50453	منسوخ	-	-
//	50454	محمد عارف صاحب	اسلام آباد	500
//	50455	نفیسہ کوثر صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	50456	نفیسہ کوثر صاحبہ	//	5000
//	50457	پیپر کیوٹیکیشن	//	21000
//	50458	صدقات	راولپنڈی	3975
//	50459	احسان الحق صاحب	//	1000
//	50460	صدقات	//	81925
//	50461	شبیر احمد صاحب	//	10000
7مارچ24	50462	عبدالحمید صاحب	اسلام آباد	2000
//	50463	ارشد محمود صاحب	راولپنڈی	1000
//	50464	راولپنڈی لاء کالج	//	5000
//	50465	پروفیسر ڈاکٹر خالد فاروق	//	5000
//	50466	عابد مغل صاحب	//	2650
//	50467	سہیل صاحب	//	1000
//	50468	محمد آصف صاحب	//	2650
//	50469	شائستہ زید صاحبہ	//	2000
//	50470	سٹاف سوزوکی	//	5100
//	50471	عمران صاحب	//	1000
//	50472	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	50473	صدقات	راولپنڈی	25475
//	50474	اسد اقبال صاحب	//	30000
//	50475	طارق محمود صاحب	//	100
8مارچ24	50476	ایک نیک دل انسان	//	500
//	50477	ایک نیک دل انسان	//	2000
//	50478	راجا دانیال احمد صاحب	اسلام آباد	4000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8مارچ24	50479	فیضان صاحب	اسلام آباد	500
//	50480	خالد بھٹی صاحب	راولپنڈی	4000
8مارچ24	50481	بشارت حسین صاحب	راولپنڈی	2300
//	50482	سٹاف ماڈل سکول	//	16500
//	50483	شمیم احمد خان صاحب	//	10000
//	50484	عبدالوہاب صاحب	//	60000
//	50485	بن شمس صاحب	//	5000
//	50486	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	50487	ضیاء الحق صاحب	//	1000
//	50488	امجد حسین کیانی صاحب	//	1260
//	50489	محمد واثق حسن صاحب	//	25000
//	50490	فواد احمد صدیقی صاحب	//	50000
//	50491	محمد ساجد صاحب	//	500
//	50492	ایک نیک دل انسان	//	150
//	50493	گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر صاحب	//	6900
//	50494	ڈاکٹر محمد فرمان صاحب	اسلام آباد	60000
//	50495	کیش	//	2000
//	50496	PC.Store	//	3000
//	50497	صدقات	راولپنڈی	31025
//	50498	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	50499	حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	50500	عبید غفور صاحب	//	100
9مارچ24	50501	خالد بیگ صاحب	//	3000
//	50502	بندہ خدا	//	3000
//	50503	شیر افضل صاحب	//	2000
//	50504	نمرہ ہاشمی صاحبہ	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9مارچ24	50505	اظہر حسین صاحب	راولپنڈی	3000
//	50506	شیخ محمد ارشد صاحب	//	5000
//	50507	بخاری صاحب	//	5000
//	50508	حمزہ فاروق صاحب	//	1000
//	50509	راجا گل نواز صاحب	//	6625
//	50510	عامر شہزاد صاحب	//	3000
//	50511	عارف مجید صاحب	اسلام آباد	100000
//	50512	افشاں عارف	//	200000
//	50513	اسامہ احسان صاحب	//	50000
//	50514	نعمان عارف صاحب	//	50000
//	50515	رضیہ بیگم صاحبہ	//	1000
//	50516	۱۲۹	//	16000
//	50517	سہیل احمد صاحب	//	1000
//	50518	شفقت حسین صاحب	//	10000
//	50519	آغا شیر حامد زمان صاحب	//	700000
//	50520	فرحان صاحب	//	10000
//	50521	منیب عالم قریشی صاحب	راولپنڈی	50000
//	50522	محمد کامران صاحب	//	1500
//	50523	عبید غفور صاحب	//	2650
//	50524	داؤد احمد صاحب	//	1325
//	50525	طارق بیگ صاحب	//	100
//	50526	راجا محمد اختر اقبال صاحب	//	20000
//	50527	صدقات	//	23350
//	50528	محمد عظیم صاحب	//	2000
10مارچ24	50529	زویا اشعر	اسلام آباد	5000
//	50530	فاطمہ صاحبہ	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10 مارچ 24	50531	الطاف صاحب	راولپنڈی	15000
//	50532	مسز مختار نذیر صاحب	اسلام آباد	5000
//	50533	ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	50534	خورشید زمان صاحب	//	1000
//	50535	محمد توقیر صاحب	لاہور	1000
//	50536	منسوخ	-	-
//	50537	صدقات	راولپنڈی	20975
11 مارچ 24	50538	عظمت بیگم صاحبہ	//	1200
//	50539	بیگم بدر صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	50540	بشارت حسین صاحب	راولپنڈی	1600
//	50541	عبدالرحمان صاحب	اسلام آباد	15000
//	50542	یاسر صاحب	راولپنڈی	20000
//	50543	اسامہ صاحب	//	2000
//	50544	ڈاکٹر فرخندہ راٹھور	اسلام آباد	1000
//	50545	ڈاکٹر انیق الرحمان صاحب	//	5000
//	50546	طارق بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	50547	احسان الحق صاحب	//	1000
//	50548	مسز کرنل نیر اقبال صاحبہ	اسلام آباد	50000
//	50549	حاجی محمد سلیمان صاحب	راولپنڈی	15000
//	50550	وسیم احمد صاحب	اسلام آباد	10000
//	50551	امجد نعیم ملک صاحب	راولپنڈی	3320
//	50552	صدقات	//	5970
//	50553	احمد سعید صاحب	//	1000
//	50554	وحید صاحب	//	8000
//	50555	ڈاکٹر صبیحہ اسد اللہ خان	اسلام آباد	412000
//	50556	بندہ خدا	//	200
11 مارچ 24	50557	امجد محمود صاحب	//	50000
//	50558	مبشر صاحب	راولپنڈی	500
//	50559	محمد حسنین طارق صاحب	//	1000
//	50560	صدقات	//	51200
12 مارچ 24	50561	محمد سرور صاحب	اسلام آباد	500
//	50562	شاہ زیب صاحب	راولپنڈی	37500
//	50563	۳۲۸۴	//	20000
//	50564	۳۲۸۶	اسلام آباد	9000
//	50565	بندہ خدا	راولپنڈی	500
//	50566	آفتاب صاحب	//	1000
//	50567	امان الحق صاحب	اسلام آباد	8000
//	50568	مسعود اختر صاحب	//	15000
//	50569	منصور احمد صاحب	//	20000
//	50570	صفیہ جواد صاحبہ	راولپنڈی	2000
//	50571	گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر صاحب	//	100000
//	50572	افضال حسن صاحب	//	70000
//	50573	گوہر	//	500
//	50574	محمد زبیر اسحاق صاحب	//	100000
//	50575	طارق محمود صاحب	//	100
//	50576	گل فرید صاحب	//	6625
//	50577	محمد انار صاحب	//	5000
//	50578	ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب	اسلام آباد	200000
//	50579	والدین نثار	راولپنڈی	200
//	50580	محمد سبطین معود صاحب	//	9500
//	50581	حماد یوسف صاحب	اسلام آباد	25000
//	50582	تازہ خان صاحب	راولپنڈی	50000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
12مارچ24	50583	عصمت بیگم صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	50584	شبیر احمد صاحب	//	5000
//	50585	عثمان یوسف صاحب	//	50000
//	50586	شوکت نذر صاحب	راولپنڈی	50000
//	50587	پروفیسر غلام سرور صاحب	//	5000
//	50588	صدیق پبلک سکول	//	10000
//	50589	محمد فاروق صاحب	اسلام آباد	100000
//	50590	زاہد رضا اینڈ فیملی	//	500
//	50591	محمد ساجد صاحب	//	8000
//	50592	سہیل لطیف صدیقی صاحب	//	15000
//	50593	۱۳۲	//	8000
//	50594	شہباز مجید	راولپنڈی	25000
//	50595	ابرار الحق صاحب	اسلام آباد	2000
//	50596	بشریٰ اللہ رکھا	//	1200
//	50597	احسن سعید قریشی صاحب	//	2500
//	50598	طاہر صفدر صاحب	//	20000
//	50599	محمد مشتاق صاحب	سعودیا	153000
//	50600	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	راولپنڈی	100
13مارچ24	50601	توصیف نقوی صاحب	اسلام آباد	10000
//	50602	کیلن	//	2000
//	50603	صدقات	راولپنڈی	23475
//	50604	ملک اعظم صاحب	اسلام آباد	1000
//	50605	فرزانہ صاحبہ	//	20000
//	50606	بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	50607	مسز ظفر ملک صاحبہ	اسلام آباد	7000
//	50608	ادریس صاحب	راولپنڈی	3000
13مارچ24	50609	عقیل الرحمٰن صاحب	راولپنڈی	4000
//	50610	حبیب احمد قادری صاحب	اسلام آباد	50000
//	50611	عجائب حسین صاحب	//	12000
//	50612	صدقات	راولپنڈی	2650
//	50613	محمد عامر قریشی صاحب	//	1000
//	50614	منزہ خالد صاحبہ	//	12000
//	50615	مراد صاحب	//	10000
//	50616	فرخ ملک صاحب	اسلام آباد	20000
//	50617	فرخ ملک صاحب	//	12000
//	50618	ڈاکٹر محمد بشارت خان	اٹک	3000
//	50619	فرید احمد مغل صاحب	لاڑکانہ	5000
//	50620	فرید احمد مغل صاحب	سندھ	15000
//	50621	حامد مشتاق صاحب	اسلام آباد	25000
//	50622	مسز فاخرہ صداقت میر	اسلام آباد	200000
//	50623	عزیب حسن میر صاحب	//	2700000
//	50624	نادیہ حسن میر صاحبہ	//	2000000
//	50625	محمد حسین صاحب	راولپنڈی	50000
//	50626	فردان اختر	//	2000
//	50627	حمزہ صاحب	//	10000
//	50628	ڈاکٹر عابد نیوجرسی	امریکہ	138500
//	50629	چوہدری سرور صاحب	اسلام آباد	5000
14مارچ24	50630	عمران صاحب	راولپنڈی	10000
//	50631	عمران صاحب	//	5000
//	50632	عمران صاحب	//	10000
//	50633	عمران صاحب	//	5000
//	50634	عمران صاحب	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14مارچ24	50635	ہارون رشید صاحب	اسلام آباد	1000
//	50636	عثمان صاحب	راولپنڈی	3000
//	50637	خالد نصیر صاحب	اسلام آباد	10000
//	50638	ضیاء الدین صاحب	//	30000
//	50639	ثاقب قدوس صاحب	راولپنڈی	9000
//	50640	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	50641	فاسٹ ماسٹرز	//	100000
//	50642	محمد خان صاحب	//	5000
//	50643	ضیاء الحق صاحب	//	1000
//	50644	پھوپھی نور صفیہ	//	1000
//	50645	حق نواز صاحب	اسلام آباد	1000
//	50646	خلیل احمد دادا دادی	//	1000
//	50647	خلیل احمد نانا نانی	//	1000
//	50648	پروفیسر نیاز عرفان صاحب	//	50000
//	50649	عبدالصمد صاحب	راولپنڈی	50000
//	50650	جہان خان	//	20000
//	50651	کرنل افتخار علی صاحب	//	30000
//	50652	میاں فاروق محی الدین ناٹڑے	اسلام آباد	1000
//	50653	جاوید الرحمان صاحب	//	10000
//	50654	محمد جواد کھرکھر صاحب	راولپنڈی	200000
//	50655	خضر حیات صاحب	اسلام آباد	5000
//	50656	بریگیڈیئر (ر) محمد عرفان	لاہور	10000
//	50657	مسز قاضی سید صغیر الحق صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	50658	مسز قاضی سید صغیر الحق صاحبہ	//	16000
//	50659	شمس المنار	راولپنڈی	10000
//	50660	سعید اعوان صاحب	USA	22000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14مارچ24	50661	محمد ارشد صاحب	اسلام آباد	10000
//	50662	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	50663	صادق صاحب	//	10000
//	50664	عبدالوہاب صاحب	//	15000
//	50665	سیرین ائرلائن	//	5700
//	50666	محمد زاہد صاحب	راولپنڈی	1000
//	50667	منسوخ	-	-
//	50668	منسوخ	-	-
//	50669	رابعہ مسعود صاحبہ	راولپنڈی	50000
//	50670	رابعہ مسعود صاحبہ	//	10000
//	50671	ڈاکٹر زاہد علم صاحب	//	20000
//	50672	خالدہ زاہد صاحبہ	//	25000
//	50673	محمد سلیم صاحب	//	2000
//	50674	الطاف حسین صاحب	//	20000
15مارچ24	50675	صدقات	راولپنڈی	29210
//	50676	جمیل افضل صاحب	//	10000
//	50677	محمد سعید خان صاحب	//	2500
//	50678	عمران صاحب	//	500
//	50679	منسوخ	-	-
//	50680	مسز سفینہ ماجد صاحبہ	راولپنڈی	10000
//	50681	میاں وقاص صاحب	//	5000
//	50682	ارباب	اسلام آباد	1000
//	50683	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	50684	جاوید اقبال صاحب	//	10000
//	50685	حارث جاوید صاحب	اسلام آباد	10000
//	50686	سید عدنان شاہ صاحب	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16 مارچ 24	50687	محمد بشارت صاحب	اسلام آباد	10000
//	50688	ابرارالحق صاحب	//	3000
//	50689	میڈم لبیبہ شکیل	راولپنڈی	2000
//	50690	تجمل صاحب	//	1000
//	50691	خالد ماجد صاحب	//	50000
//	50692	نیک آدمی	//	150
//	50693	حیام تنویر کیانی صاحب	//	1500
//	50694	غفران حمید صاحب	//	30000
//	50695	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	50696	طارق محمود صاحب	//	5000
//	50697	عبداللہ صاحب	//	500
//	50698	رحریم فاطمہ	//	500
//	50699	ملک سہیل صاحب	//	500
//	50700	ملک سہیل صاحب	//	15000
//	1201	یوسف محمود صاحب	//	100
//	1202	ناصر، زیب النساء	//	100
//	1203	ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	1204	ڈاکٹر راشد عباسی صاحب	اسلام آباد	10000
//	1205	عبدالجبار صاحب	//	2000
//	1206	محمد زمرد خان صاحب	آزاد کشمیر	10000
//	1207	چوہدری لیاقت صاحب	چکوال	2000
//	1208	محمد ابوبکر صدیق صاحب	فیصل آباد	5000
//	1209	عمر پیرزادہ صاحب	لاہور	20000
//	1210	عبدالرشید صاحب	راولپنڈی	30000
//	1211	حمیدہ وقار صاحبہ	//	20000
//	1212	طارق صاحب	//	20000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16 مارچ 24	1213	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	1214	صدقات	راولپنڈی	6650
//	1215	احسان محمد صاحب	//	40000
//	1216	عمران ارشاد صاحب	لاہور	35000
//	1217	امجد خان صاحب	راولپنڈی	2100
//	1218	محمد اصغر خان صاحب	//	20000
//	1219	ارشد محمود صاحب	//	500
//	1220	مسز سہیل صاحبہ	//	2000
//	1221	شیخ سلیم صاحب	اسلام آباد	10000
//	1222	صدقات	راولپنڈی	11200
16 مارچ 24	1223	کیپٹن حکم داد خان صاحب	//	4000
//	1224	IBTIHAJ NOORI ALIYA	//	300
//	1225	کنیز فاطمہ خالد محمد خان	//	500
//	1226	سیف انرجی لمیٹڈ	اسلام آباد	100000
//	1227	راجا قمر صاحب	//	4000
//	1228	راجا قمر صاحب	//	46000
//	1229	اشفاق حسین صاحب	//	7000
//	1230	آفتاب محمود صاحب	راولپنڈی	100000
//	1231	عرفان ضیاء قریشی صاحب	//	25000
//	1232	محمد خورشید صاحب	//	10000
//	1233	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	1234	حمزہ عرفان، عائشہ عرفان اینڈ اقبال بیگم	اسلام آباد	5000
//	1235	نوید علی صاحب	راولپنڈی	15000
//	1236	سیدہ اختر صاحبہ	//	12000
//	1237	محمد کامران صاحب	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16مارچ24	1238	میڈم تسنیم صاحبہ	راولپنڈی	1000
//	1239	محمد ظہیر صاحب	//	4000
//	1240	بشارت حسین صاحب	//	2000
//	1241	منیر احمد صاحب	اسلام آباد	50000
//	1242	حاجی اللہ رکھا صاحب	//	10500
//	1243	فاطمہ صبا راجا صاحبہ	راولپنڈی	200000
//	1244	ملک سہیل صاحب	//	5500
//	1245	عبدالرزاق صاحب	//	7200
//	1246	نوشین عدنان صاحبہ	//	9000
//	1247	ایک نیک دل انسان	//	5000
//	1248	نائرہ قدیر صاحبہ	اسلام آباد	50000
//	1249	طاہر محمود صاحب	//	20000
//	1250	میڈم روبینہ شاہین	//	3000
//	1251	غزالہ مظہر صاحبہ	//	2000
//	1252	ڈاکٹر ثمینہ یاسمین صاحبہ	//	1000
//	1253	ڈاکٹر عمر نواز صاحب	//	1000
//	1254	امبر نعیم ملک صاحب	راولپنڈی	2000
//	1255	چوہدری فلورملز	اسلام آباد	50000
//	1256	فیاض ہاشمی صاحب	راولپنڈی	15000
//	1257	عبداللہ صاحب	اسلام آباد	12000
//	1258	محمد افضل بھٹی صاحب	//	40000
//	1259	شائستہ زید صاحبہ	راولپنڈی	100000
//	1260	بیگم نجمہ محمود اللہ	اسلام آباد	10000
//	1261	ذیشان صاحب	راولپنڈی	1000
//	1262	بلال صاحب	//	10000
//	1263	بریگیڈیئر جمال ضیائی صاحب	لاہور	40000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16مارچ24	1264	سلمٰی آغا	لاہور	2000
//	1265	وقاص ملک صاحب	راولپنڈی	5000
//	1266	عزیزہ خانم صاحبہ	اسلام آباد	200000
//	1267	۱۳۳	//	10000
//	1268	صدقات	راولپنڈی	68205
//	1269	اشفاق صاحب	//	5300
17مارچ24	1270	آصف صاحب	اسلام آباد	40000
//	1271	راجا مرتضٰی صاحب	راولپنڈی	6000
//	1272	محمد گل تاج عباسی صاحب	//	15000
//	1273	مبین صاحب	//	500
//	1274	علی صاحب	//	3000
//	1275	فرحت رسول	//	10000
//	1276	ارشد محمود صاحب	//	500
//	1277	ڈاکٹر طارق صاحب	//	2000
//	1278	آفاق بخاری صاحب	//	1000
//	1279	عیسٰی فہد صاحب	//	2000
//	1280	راجا خرم اختر صاحب	//	5000
//	1281	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	1282	۱۳۳۳	//	14000
//	1283	عابد صاحب	//	150
//	1284	رفاقت خان صاحب	//	497
//	1285	مقصود احمد صاحب	//	20000
//	1286	جاوداحمد صاحب	//	10000
//	1287	مسز قیصر خان صاحبہ	//	20000
//	1288	محمد رضوان صاحب	//	500
//	1289	ظفر اقبال صاحب	//	30000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
17مارچ24	1290	رمان صاحب	راولپنڈی	10600
//	1291	صدقات	//	13275
18مارچ24	1292	محمد جمال صاحب	اسلام آباد	10000
//	1293	ولید صاحب	//	4000
//	1294	شہزاد رشید صاحب	//	20000
//	1295	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب	//	50000
//	1296	ڈاکٹر تحسین عبدالحمید صاحب	//	25000
//	1297	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	1298	اختر علی صاحب	اسلام آباد	5000
//	1299	اختر علی صاحب	//	2000
//	1300	گلاس ورلڈ	راولپنڈی	100000
//	1301	سلیم کیانی صاحب	//	60000
//	1302	محمد فیاض صاحب	//	20000
//	1303	مسز روبانہ وقار صاحبہ	//	10000
//	1304	سعید بٹ صاحب	//	1600
//	1305	اطہر جبید صاحب	اسلام آباد	100000
//	1306	عطیہ جبید صاحبہ	//	50000
//	1307	آصفہ جبید صاحبہ	//	50000
//	1308	عبدالقدیر صاحب	//	10000
//	1309	فاروق جنجوعہ صاحب	//	5000
//	1310	طاہر ضیاء صاحب	راولپنڈی	3000
//	1311	محمد یوسف صاحب	//	3000
//	1312	محمد نذیر ریحان، کنیز فاطمہ، عادل وغیرہ	برطانیہ	60000
//	1313	سیرینہ نور	راولپنڈی	40000
//	1314	محمد خالد مسعود صاحب	//	100000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18مارچ24	1315	غلام علی عابد صاحب	اسلام آباد	35000
//	1316	ڈاکٹر سیدہ نوید فوزی علی	//	5000
//	1317	کرنل سید فوزی علی شاہ	//	50000
//	1318	عبداللطیف مغل صاحب	سندھ	5000
//	1319	میاں محمد فیصل بانڈے	راولپنڈی	200000
//	1320	نعمان اسلم صاحب	//	20000
//	1321	تسلیم نیازی	اسلام آباد	5000
//	1322	نجر حسین صاحب	راولپنڈی	25000
//	1323	صدقات	//	30775
19مارچ24	1324	ارسلان جاوید صاحب	//	50000
//	1325	منسوخ	–	–
//	1326	عائشہ صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	1327	طارق محمود صاحب	راولپنڈی	100
//	1328	میاں شجاع الدین صاحب	اسلام آباد	20000
//	1329	میاں شجاع الدین صاحب	//	1000
//	1330	محمد یوسف صاحب	//	2500
//	1331	محمد اکرم صاحب	//	20000
//	1332	محمد حسین صاحب	راولپنڈی	30000
//	1333	میجر نوید فاروقی صاحب	//	5000
//	1334	حفیظ صاحب	//	30000
//	1335	محمد افضل صاحب	اسلام آباد	25000
//	1336	ڈاکٹر آمنہ طارق زوجہ ڈاکٹر عطاء المحسن صاحب	//	50000
//	1337	مسز قیصر ضیاء	راولپنڈی	3000
//	1338	راجا محمد سعید محسن صاحب	//	10000
//	1339	ریاض الحق صاحب	اسلام آباد	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19مارچ24	1340	حامد رشید صاحب	اسلام آباد	50000
//	1341	شمیم جاوید	//	5000
//	1342	تاج محمد جان صاحب	//	1000
//	1343	قاری محمد مستحسن صاحب	راولپنڈی	2650
//	1344	فرزانہ بخاری صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	1345	جواد صاحب	//	5000
//	1346	ایزان حسین صاحب	//	5000
//	1347	صدقات	راولپنڈی	9687
20مارچ24	1348	صدقات	//	10600
//	1349	عبید منظور صاحب	//	100
//	1350	محمد سمیع و دیگر	//	100
//	1351	ڈاکٹر فرحت جاوید	اسلام آباد	25000
//	1352	محمود و اجمل صاحبہ	//	25000
//	1353	طارق محمود صاحب	راولپنڈی	100
//	1354	زیب النساء ناصر	//	100
//	1355	محمد شعیب صاحب	اسلام آباد	5000
//	1356	حاجی رشید ستی صاحب	//	30000
//	1357	منسوخ	-	-
//	1358	مسز جاوید صاحبہ	اسلام آباد	25000
//	1359	فیصل سلیم صاحب	راولپنڈی	10000
//	1360	شمیم اے خان صاحب	امریکہ	80000
//	1361	رضوان عثمان صاحب	اسلام آباد	10000
//	1362	شہزاد صاحب	//	5000
//	1363	خالدہ میڈم صاحبہ	راولپنڈی	1325
//	1364	محمد امجد علی خان صاحب	//	5000
//	1365	آفتاب صاحب	//	15000
20مارچ24	1366	مصورہ رسول صاحبہ	آسٹریلیا	91091
//	1367	مصورہ رسول صاحبہ	راولپنڈی	7288
//	1368	عامرہ چوہدری صاحبہ	اسلام آباد	91092
//	1369	عامرہ چوہدری صاحبہ	//	1458
//	1370	ثانیہ سعید صاحبہ	//	109309
//	1371	ثانیہ سعید صاحبہ	//	4555
//	1372	احسان غنی صاحب	راولپنڈی	50000
//	1373	عزیز فاطمہ صاحبہ	//	91093
//	1374	شاکر علی خان صاحب	//	91094
//	1375	شاکر علی خان صاحب	//	5466
//	1376	عامرہ چوہدری صاحبہ	//	13118
//	1377	مسز مسرت افسر صاحبہ	لندن	10000
//	1378	جسٹس (ر) میاں نذیر اختر	لاہور	100000
//	1379	محمد افضل صاحب	اسلام آباد	5000
//	1380	ثوبیہ ہارون صاحبہ	//	7000
//	1381	خالد ہارون صاحب	//	23000
//	1382	شاہینہ اجمل صاحبہ	//	100000
//	1383	ظہیر احمد صاحب	راولپنڈی	4000
//	1384	ملک محمد اسلم صاحب	//	10000
//	1385	محمد حنیف خان صاحب	اسلام آباد	10000
//	1386	ذیشان قمر صاحب	راولپنڈی	20000
//	1387	ساجد بشیر صاحب	اسلام آباد	50000
//	1388	ظہیر عالم صاحب	راولپنڈی	5000
//	1389	صدقات	//	125250
21مارچ24	1390	زاہد رضا صاحب	//	300
//	1391	حبیب اللہ صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21مارچ24	1392	محمد علی صاحب	راولپنڈی	20000
//	1393	مسعود فاضل صاحب	اسلام آباد	20000
//	1394	خالدہ ثمر صاحبہ	//	25000
//	1395	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	1396	غفار احمد صاحب	راولپنڈی	2650
//	1397	محمد سلیم صاحب	اسلام آباد	1500
//	1398	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	1399	ڈاکٹر محمد اکرم شیخ صاحب	اسلام آباد	50000
//	1400	محمد ممتاز صاحب	راولپنڈی	1100
//	1401	علی حسن صاحب	//	500
//	1402	اُم کلثوم صاحبہ	//	1500
//	1403	نبیل زبیر صاحب	//	25000
//	1404	شیر محمد و برکت بی بی	//	20000
//	1405	فتح محمد مرحوم، چراغ بی بی	//	20000
//	1406	عرشی بھٹی کے تمام مرحومین	//	20000
//	1407	عرشی بھٹی کے تمام مرحومین	//	20000
//	1408	نیک آدمی	//	50000
//	1409	سید شبیر حسین شاہ صاحب	//	500
//	1410	محمد عظیم صاحب	اسلام آباد	500
//	1411	عدنان فیروز صاحب	راولپنڈی	30000
//	1412	شکیل حسین شاہ صاحب	اسلام آباد	10000
//	1413	مسز منصور صاحبہ	//	5000
//	1414	مسز سعد صاحبہ	//	5000
//	1415	صندوقچی فیض آباد مرکز	راولپنڈی	138006
//	1416	محمد تحسین صاحب	//	5000
//	1417	خورشید بیگم صاحبہ	یوکے	71000
21مارچ24	1418	فیاض احمد صاحب	اسلام آباد	10000
//	1419	فرخ فیاض صاحب	//	7000
//	1420	دعا فاطمہ صاحبہ	//	1000
//	1421	ذوالفقار صاحب	//	1000
//	1422	صدقات	راولپنڈی	10212
22مارچ24	1423	انیقہ رحمان صاحبہ	اسلام آباد	5500
//	1424	عارف صاحب	//	40000
//	1425	عبدالرواف صاحب	راولپنڈی	5000
//	1426	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	1427	محمد فاروق ہاشمی صاحب	//	3000
//	1428	گروپ کیپٹن پرویز اختر	//	150
//	1429	محمد مبشر عباس صاحب	اسلام آباد	50000
//	1430	اسد صاحب	//	10000
//	1431	مسز کرنل کھوکھر صاحبہ	راولپنڈی	42000
//	1432	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	1433	سید اویس احمد صاحب	//	20000
//	1434	عبدالغفار صاحب	//	700
//	1435	جواد بیگ صاحب	//	100
//	1436	ضیاء الحق صاحب	//	1000
//	1437	شاہینہ تمیز الدین صاحبہ	لاہور	75000
//	1438	آفتاب عالم یاسر صاحب	اسلام آباد	50000
//	1439	ایک نیک دل انسان	//	600
//	1440	محمد جمیل صاحب	//	3000
//	1441	بخت بہرام بٹر صاحب	راولپنڈی	2000
//	1442	زاہدہ نسیم اختر صاحبہ	//	5000
//	1443	عمران ارشاد صاحب	لاہور	30000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
22 مارچ 24	1444	زاہدہ جاوید صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	1445	خاور جاوید صاحب	راولپنڈی	5000
//	1446	بشارت حسین صاحب	//	2500
//	1447	خواجہ طارق عزیز صاحب	//	6000
//	1448	خالد صغیر صاحب	جرمنی	15000
//	1449	صدقات	راولپنڈی	21500
//	1450	امتیاز ماجد صاحب	اسلام آباد	10000
23 مارچ 24	1451	خیراللہ فقیر	راولپنڈی	5000
//	1452	فراست علی صاحب	//	25000
//	1453	پروفیسر محمد شریف صاحب	اسلام آباد	5000
//	1454	عدیل افضال صاحب	راولپنڈی	1000
//	1455	ملک وحید صاحب	USA	10000
//	1456	عادل جیلانی صاحب	اسلام آباد	10000
//	1457	نعمان جیلانی صاحب	//	15000
//	1458	متین صاحب	راولپنڈی	10000
//	1459	جاوید خان صاحب	//	35000
//	1460	شیخ محمد اقبال صاحب	//	50000
//	1461	محمد حنان صاحب	//	1000
//	1462	محمد ثقلین صاحب	//	15000
//	1463	ماجد صاحب	//	3000
//	1464	طارق محمود بیگ صاحب	//	200
//	1465	محمد صادق صاحب	//	5000
//	1466	ارم یوسف	//	10000
//	1467	محمد پرویز خانم	اسلام آباد	20000
//	1468	واثق صاحب	//	15000
//	1469	مسز ثریا ہاشمی صاحبہ	راولپنڈی	50000
23 مارچ 24	1470	ابن ناصر صاحب	راولپنڈی	1000
//	1471	صدقات	//	6625
//	1472	اورنگزیب سفری صاحب	//	200
//	1473	صدقات	//	62975
24 مارچ 24	1474	محمد عمران صاحب	راولپنڈی	500
//	1475	پرویز اختر قریشی صاحب	اسلام آباد	200000
//	1476	حاجی محمد ادریس صاحب	راولپنڈی	10000
//	1477	محمد قاسم صاحب	//	10000
//	1478	مسز قریشی صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	1479	اسد قریشی صاحب	//	20000
//	1480	ڈاکٹر سفینہ قریشی	//	10000
//	1481	ڈاکٹر ثانیہ قریشی صاحبہ	//	10000
//	1482	لیاقت صاحب	//	2000
//	1483	میڈم عائشہ صاحبہ	//	10600
//	1484	محمد اسلم صاحب	//	15000
//	1485	حسن عزیز صاحب	راولپنڈی	90000
//	1486	خالد نصیر صاحب	اسلام آباد	5000
//	1487	سمیرہ عاقل صاحبہ	//	4000
//	1488	فرید قیوم صاحب	//	10000
//	1489	اسماء ساجد صاحبہ	//	10000
//	1490	ارسلان سعید صاحب	//	5000
//	1491	حاجی محمد ایوب صاحب	//	50000
//	1492	ہمایوں ملک صاحب	راولپنڈی	10000
//	1493	مسز طاہر ملک صاحبہ	//	5000
//	1494	زیبا کمال صاحبہ	اسلام آباد	50000
//	1495	SIDRA DHILON	//	100000

(جاری)

HASSAN GROUP OF DENTISTRY

حسن
ڈینٹل کیئر سینٹر

Qualified Staff | **Complete Sterilization** | **Latest Technology**

Hassan
DENTAL

HASSAN DENTAL CARE CENTRE (PVT) LTD.

0336-9539786, 0336-9639786, 0336-4639786, 0333-1643786
0333-1523786, 0333-1643786, 0333-1631786, 0333-1584786

Surgery 1&2	Surgery 3	Surgery 4	Surgery 5&6	Ali Dental X-Ray	OPG Centre
Saidpur Road, Opp. Anique CNG Rawalpindi 051 - 4844081 0333-5122195	Saidpur Road, Opp. Total Petrol Pump Rawalpindi. 0313-4844081 0300-9737536	K-2 Plaza, I-9 Markaz, Islamabad 051 - 4440179 0321-5300959	Bahria Town, Phase 4, Civic Centre, Behrain Complex, Near KFC 051 - 5730673 0302-8949721	Saidpur Road, Opp. Anique CNG Rawalpindi 051 - 4844081 0333-5299552	Flat # 1, 1st Floor, Aftab Plaza, Saidpur Road, Rwp. 0333-5079679 0306-8813399

http://www.phonebook.com.pk/HASSANDENTISTRY.com

Join us on Facebook: **HassanDental**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(سورۃ المنافقون)

اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ و خیرات کر لیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔ (آیت: 63:10)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگو! صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے ہوئے پھرے گا مگر اسے کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اس کو قبول کرے، جسے دینے لگے گا وہ جواب دے گا: اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں'' (صحیح البخاری: 1411)

ادارہ کے لیے امداد، خیرات، صدقات و زکوۃ کی رقوم مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں

ALLIED BANK LIMITED

Swift Code

ABPAPKKA

Account No: 0010014045790013

IBAN

PK 65 ABPA 0010014045790013

Branch Code 0339

Account Title

ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

MCB BANK LIMITED

Swift Code

MUCBPKKA

Account No: 0046702010017539

IBAN

PK 25 MUCB 0046702010017539

Branch Code 0467

Account Title

APNA GHAR ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

یوم اقبال و یوم تاسیس کے موقع پر ڈاکٹر جمال ناصر،
صدر انجمن اور دیگر شرکاء حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں

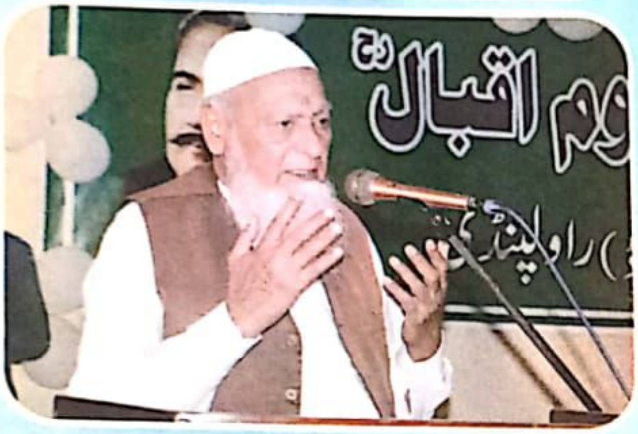

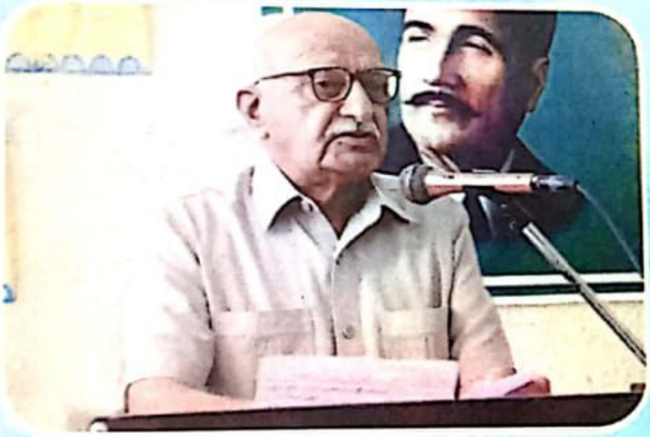

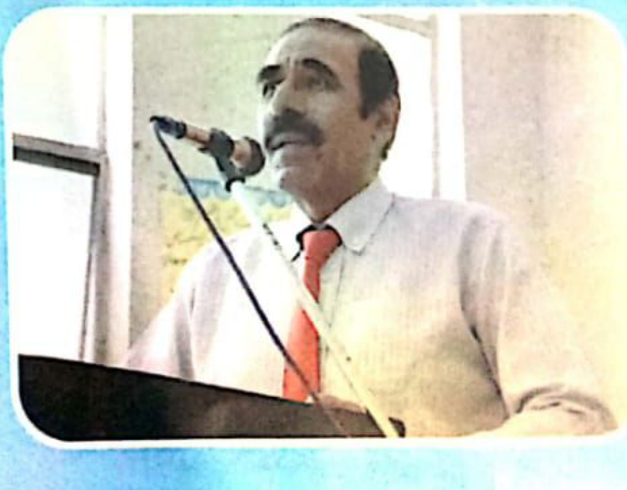

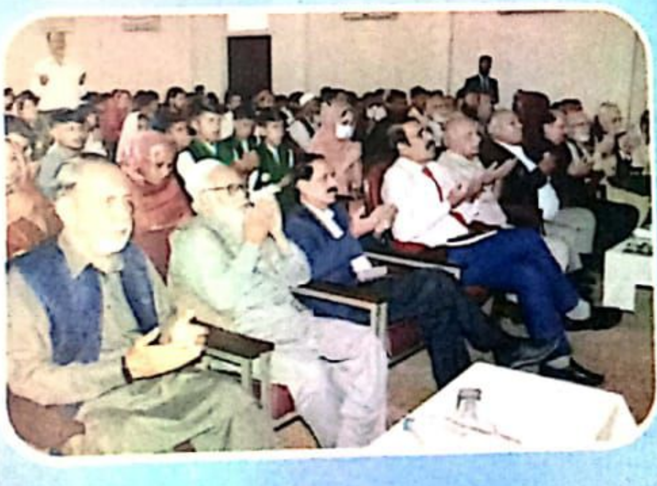

Monthly Faiz-ul-Islam (Reg #. NPR-043)

یوم اقبال و یوم تاسیس کے موقع پر منعقدہ تقریب کے مختلف مناظر